REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWSPAPERS FOR INDIA AT No. R.N.61/57.

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ✤ نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم ✤ و علی عبدہ المسیح الموعود

REGD. No. P/GDP-3

ولقد نصرکم اللہ ببدر و انتم اذلۃ

جلد ۲۶ — شمارہ ۲۸

ہفت روزہ بدر قادیان

ایڈیٹر:- محمد حفیظ بقاپوری

نائبین:- جاوید اقبال اختر، محمد انعام غوری۔

شرح چندہ

سالانہ ۱۵ روپے

ششماہی ۸ روپے

ممالک غیر ۳۰ روپے

فی پرچہ ۳۰ پیسے

THE WEEKLY BADR QADIAN PIN. 143516

اخبار احمدیہ

قادیان ۱۱ روفاء (جولائی)۔ سیدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق مورخہ ۳ و ۴ جولائی ۷۷ء کی اطلاع مظہر ہے کہ

”حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کا خراب دانت ڈاکٹر قاضی محمد شفیق صاحب نے نکال دیا۔ حضور کی طبیعت تاحال ضعف کی وجہ سے ناساز ہے۔“

احباب اپنے محبوب امام ہمام کی صحت و سلامتی، درازیٔ عمر اور مقاصدِ عالیہ میں فائز المرامی کے لئے دردِ دل سے دعائیں جاری رکھیں۔

قادیان ۱۱ روفاء (جولائی) محترم حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ ناظر اعلیٰ و امیر مقامی مع اہل و عیال و چند درویشانِ کرام بفضلہ تعالیٰ بخیریت ہیں الحمد للہ۔ آں محترم مورخہ ۱۴ جولائی ۷۷ء کو مسجد احمدیہ سرینگر کا سنگِ بنیاد رکھنے کے لئے تشریف لے جا رہے ہیں۔ محترم صاحبزادہ صاحب کی غیر موجودگی کے دنوں میں (حسب فیصلہ) آپ نے مکرم قریشی عطاء الرحمٰن صاحب کو انچارج دفتر اور محترم ملک صلاح الدین صاحب ایم۔ اے کو قائم مقام امیر مقامی مقرر فرمایا ہے۔

۱۴ جولائی ۱۹۷۷ء — ۱۴ وفاء ۱۳۵۶ ہش — ۲۶ رجب ۱۳۹۷ھ

لوکل انجمن احمدیہ کے زیر اہتمام

قادیان دار الامان میں ہفتہ قرآن کریم کا بابرکت انعقاد

قرآن کریم کے مختلف پہلوؤں پر علماء سلسلہ کی عالمانہ تقاریر

قادیان ۱۱ جولائی۔ مقامی طور پر قادیان میں مورخہ ۴ جولائی تا ۱۰ جولائی ہفتہ قرآن کریم خوش اسلوبی سے منایا گیا۔ اس سلسلہ میں مکرم بھائی عبدالرحیم صاحب دیانت سیکرٹری تبلیغ و تربیت روزانہ بعد نماز عشاء مسجد اقصیٰ میں جلسوں کے انعقاد کا اہتمام کرتے رہے۔ احباب روزانہ پورے ذوق و شوق سے ان بابرکت اجلاسوں میں شرکت کرتے رہے۔ اور مستورات بھی پردہ کی رعایت سے بکثرت شمولیت کرتی رہیں۔ افادۂ احباب کے لئے ان جلسوں کی مختصر روئداد درج ذیل کی جاتی ہے۔

★ مورخہ ۴ جولائی ۷۷ء کو ہفتہ قرآن کریم کے پہلے روز محترم مولوی محمد کریم الدین صاحب شاہد مدرس مدرسہ احمدیہ قادیان کی زیر صدارت اجلاس کی کارروائی کا آغاز ہوا۔ تلاوت و نظم کے بعد محترم مولوی حکیم محمد دین صاحب مدرس مدرسہ احمدیہ قادیان نے

ضرورت قرآن مجید

کے عنوان پر تقریر فرمائی۔ مقرر موصوف نے دیگر کتب کی موجودگی میں قرآن کریم کے نازل کئے جانے کی ضرورت کو احسن رنگ میں بیان کیا۔ اس تعلق میں آپ نے زمانہ کے بگاڑ اور دیگر کتب میں تحریف کو پیش کرتے ہوئے قرآن کریم کا عالمگیر شریعت ہونا ثابت کیا۔

★ مورخہ ۵ جولائی ۷۷ء کو محترم مولانا محمد حفیظ صاحب بقاپوری ہیڈ ماسٹر مدرسہ احمدیہ قادیان کی زیر صدارت جلسہ منعقد ہوا۔ تلاوت و نظم کے بعد مکرم مولوی بشیر احمد صاحب خادم درویش نے

تعلیم قرآن کریم کا خلاصہ

کے عنوان پر تقریر کی۔ موصوف نے بتلایا کہ قرآن کریم کی تمام تعلیمات کا خلاصہ سورۃ فاتحہ میں بیان کر دیا گیا ہے۔ اور پھر اس کا خلاصہ کلمۂ طیبہ میں ہے۔ اس کے ساتھ ہی موصوف نے حقوق اللہ اور حقوق العباد کی تشریح کی اور بیان کیا کہ قرآن کریم نے ہر مسلمان کے لئے حیاتِ طیبہ گزارنے کا لائحۂ عمل مفصل بیان کیا ہے جس پر چل کر ایک مسلمان خدا کا محبوب بندہ بن سکتا ہے۔ اس تعلق میں موصوف نے متعدد قرآنی آیات پیش کر کے ان کی تشریح کی۔

★ مورخہ ۶/۷ کو محترم مولوی محمد عمر علی صاحب فاضل مدرس مدرسہ احمدیہ قادیان کی زیر صدارت ہفتہ قرآن مجید کا تیسرا اجلاس منعقد ہوا۔ تلاوت و نظم کے بعد مکرم مولوی محمد انعام صاحب غوری نے

قرآن کریم کا پیش کردہ پاکیزہ معاشرہ

کے عنوان پر تقریر کی۔ موصوف نے قرآن کریم کی مختلف آیات کی روشنی میں اسلامی پاکیزہ معاشرہ پر احسن طور پر روشنی ڈالی۔ اور اسلامی تمدن کے ضمن میں زوجین۔ اولاد۔ والدین۔ یتامیٰ و مساکین۔ ہمسایہ اور عام شہریوں کے حقوق و فرائض قرآن کریم کی روشنی میں بیان کئے۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے تیار کردہ پاکیزہ معاشرہ صحابہ کی جماعت کی مثال پیش کرتے ہوئے بتایا کہ آج بھی بفضلہ تعالیٰ حضرت امام مہدی علیہ السلام کے ذریعہ ایسی پاکیزہ جماعت اور معاشرہ تیار ہو رہا ہے۔

★ مورخہ ۷/۷ کو مکرم بھائی عبدالرحیم صاحب دیانت سیکرٹری تبلیغ لوکل انجمن احمدیہ کے زیر صدارت جلسہ منعقد ہوا۔ تلاوت و نظم کے بعد محترم مولوی محمد کریم الدین صاحب شاہد مدرس مدرسہ احمدیہ قادیان نے

اُخروی زندگی از روئے قرآن کریم

کے عنوان پر تقریر کی۔ اور بتلایا کہ حیاتِ آخرت برحق ہے اس کا ثبوت خدا تعالیٰ نے خود پہلی زندگی کو قرار دیا ہے۔ علاوہ ازیں خواب وغیرہ ایسے شاہدات اس تعلق میں راہ نمائی کرتے ہیں۔ فاضل مقرر نے اُخروی زندگی کی ضرورت اور اس کی کیفیت بیان کرتے ہوئے جنت و دوزخ کی حقیقت اور تناسخ کے رد میں قرآن مجید کی متعدد آیات سے استدلال کیا اور جملہ امور پر مبسوط روشنی ڈالی۔

★ مورخہ ۸/۷ کو موسم کی خرابی کی وجہ سے اجلاس ملتوی کیا گیا۔

★ مورخہ ۹/۷ کو مکرم چوہدری محمود احمد صاحب عارف نائب ناظر اعلیٰ کی زیر صدارت اجلاس منعقد ہوا۔ تلاوت و نظم کے بعد مکرم مولوی بشیر احمد صاحب طاہر مدرس مدرسہ احمدیہ قادیان نے

تلاوت قرآن کریم کی برکات

کے عنوان پر تقریر کی۔ اور بتلایا کہ قرآن کریم کی تلاوت سے دلوں میں رقت اور گداز پیدا ہوتا ہے خدا کے فرشتوں کا نزول ہوتا ہے۔ روحانی پاکیزگی ملتی ہے اور انسان عزت و شرف کا مرتبہ پاتا ہے۔ تلاوتِ قرآن کریم ایک مومن کی روحانی غذا ہے۔ اس تعلق میں مقرر موصوف نے متعدد احادیث اور تاریخی واقعات پیش کئے۔

★ مورخہ ۱۰/۷ کو ہفتہ قرآن مجید کا آخری جلسہ محترم حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب امیر مقامی کی زیر صدارت منعقد ہوا۔ تلاوت و نظم کے بعد مکرم مولوی عنایت اللہ صاحب منڈاشی نے

فضائل قرآن کریم

کے عنوان پر تقریر کرتے ہوئے بتلایا کہ قرآن مجید لفظاً و حرفاً کلام الٰہی ہے۔ یہ ایک کامل کتاب ہے بے نظیر کلام ہے۔ اس کی شریعت عالمگیر ہے اور اس کی حفاظت کا خدا نے انتظام کیا ہے اور یہی ایک ایسی زندہ کتاب ہے جس کے ذریعہ زندہ خدا سے انسان ہمکلام ہو سکتا ہے۔ اس تعلق میں مقرر موصوف نے متعدد قرآنی آیات سے روشنی ڈالی۔

صدارتی خطاب

مذکورہ تقریر کے بعد محترم حضرت صاحبزادہ صاحب نے اپنے صدارتی خطاب میں فرمایا کہ دینی مجالس بڑی ہی بابرکت ہوتی ہیں جو خدا کے فضلوں کو جذب کرنے کا موجب ہوتی ہیں۔ خوش قسمت ہیں وہ جو ایسی مجلسوں میں شرکت کرتے ہیں۔ کیونکہ انسان کی قلبی کیفیت ہمیشہ یکساں نہیں رہتی۔ اس لئے بعض مواقع اور مجالس اس میں پاک تبدیلی پیدا کرنے کا موجب بن جاتی ہیں۔ اس تعلق میں آپ نے احادیث و اسوۂ نبی صلعم کے بعض ایمان افروز واقعات بیان فرماتے ہوئے قرآن مجید کی روحانی تاثیرات پر روشنی ڈالی اور فرمایا کہ قرآن مجید کو بار بار پڑھنا اور اس پر ہمیشہ عمل پیرا رہنا چاہیئے کہ اس کے نتیجہ میں ذہنوں کو جلا ملتی اور دلوں میں ایک پاک تبدیلی پیدا ہوتی ہے۔

آخر میں محترم صدر موصوف نے دعا فرمائی اور یوں رات ۱۰½ بجے یہ بابرکت جلسہ برخاست ہوا۔

ملک صلاح الدین ایم۔ اے۔ پرنٹر و پبلشر نے فضلِ عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان (پن ۱۴۳۵۱۶) سے شائع کیا۔ پروپرائیٹر: صدر انجمن احمدیہ قادیان۔

ہفت روزہ بدر قادیان
مورخہ ۱۴ر وفاء ۱۳۵۶ہش

"عقیدتمند مسلمانوں" کی "یہ بھیانک تصویر" کیسی؟

یہ جو کسی نے کہا تھا کہ "مسلمان درگور و مسلمانی در کتاب" تو کہنے والے نے سچ ہی کہا تھا۔ اس وقت دنیا کے کونے کونے میں خالی خولی عقیدتمند مسلمانوں کی عملی حالت اس کی اذیت ناک شہادت پیش کر رہی ہے۔ ایک بھیانک تصویر کی تفصیل انگریزی سہ روزہ "ریڈیئنس" دہلی میں شائع ہونے والے ایک مضمون "زائرین اجمیر کی بھیانک تصویر" میں ملتی ہے۔ اس مضمون کا اردو ترجمہ قارئین بدر کے مطالعہ کے لئے اسی پرچہ میں دوسری جگہ نقل کیا جا رہا ہے۔

مضمون نگار نے زائرین کی اس بھیڑ کا ذاتی مشاہدہ کرنے کے بعد اس ساری صورت حال کا الفاظ میں صحیح نقشہ کھینچ دیا ہے۔ ان کے بیان کے مطابق جس طرح ایسے زائرین کے جسم اور لباس غلیظ اور میلے کچیلے پائے گئے ان کی دیگر عادات و اطوار سے اندازہ ہی ہوتا ہے کہ ان کی روحیں بھی ایسی گندہ آلود ہو چکی ہیں کہ یہ لوگ فقط نام کے مسلمان ہیں۔ ورنہ اسلام کی پاکیزہ تعلیمات اور اس کے پاک عملی نمونہ سے کوسوں دور ہیں۔ جب ان لوگوں نے اپنے جسموں اور لباس کی گندگی قبول کی اور ظاہری صفائی اور پاکیزگی کو نظر انداز کر دیا تو ظاہر کا اثر باطن پر پڑنا لازمی تھا۔ چنانچہ ان کی روحوں کے گندہ آلود ہو جانے کا اس سے بڑھ کر اور کیا ثبوت ہو سکتا ہے کہ بقول مضمون نگار یہ لوگ قوالیوں کے تو رسیا ہیں لیکن جونہی مؤذن کی آواز ان کے کانوں میں پڑتی ہے تو بجائے مسجد کا رخ کرنے اور بارگاہِ رب العزت میں اپنی عبودیت کا اظہار کرنے کے پارکوں میں گھومنے پھرنے نکل جاتے ہیں۔ اور ان کی خواتین کی جو حالت بتائی گئی ہے وہ اس سے بھی بدتر ہے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

شاعرِ مشرق علامہ اقبال دہرہ (؟) ایسے ہی بے عمل مسلمانوں پر نوحہ کرتے ہوئے کہہ چکے ہیں ؎

ہاتھ بے زور ہیں الحاد سے دل خوگر ہیں
امتی باعثِ رسوائی پیغمبر ہیں!

اگرچہ اس شعر کا دوسرا مصرع ہمیں ہمیشہ ہی کھٹکتا رہا ہے۔ تاہم ایسے بے عمل مسلمانوں کی وجہ سے اسلام اور پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وسلم کی بدنامی ضرور ہے۔ مگر ان لوگوں کو کیا۔ وہ تو ایسے بے حس ہو چکے ہیں کہ اپنی حالت کے سدھارنے کی طرف متوجہ نہیں ہوتے۔

جیسا کہ آپ نے "ریڈیئنس" کے مضمون میں پڑھا مضمون نگار نے ایسے نام کے مسلمانوں کو کام کے مسلمان بنانے کے لئے ہندوستان میں کام کرنے والی مسلم سوسائیٹیوں اور جمعیۃ العلماء اور جماعت اسلامی جیسی جماعتوں اور تنظیموں کو توجہ دلائی ہے کہ وہ ان کی خبر لیں۔ ان کے اصلاح احوال کی طرف متوجہ ہوں۔ یہ ایک مناسب توجہ دہانی ہے۔ لیکن مضمون کے آخر میں جس طور سے ہندوستانی مسلم سوسائیٹی کے بارہ میں متنبہ کیا گیا ہے یہ تنبیہ خاص طور پر قابلِ غور ہے۔ لکھا ہے:۔

"(ترجمہ) اگر گناہوں کے اس بارود کو بر وقت کارکس نہ لگایا گیا تو وہ ایک پیدا ہونے والے ناگزیر ہوگا جس سے ہندوستانی مسلم سوسائٹی کا سارا ڈھانچہ درہم برہم ہو جائے گا۔ اور اب تو کوئی نبی آسمان سے نہیں اترے گا جو مسلمانوں کے ناقابلِ مرمت توڑ پھوڑ کی مرمت کر سکے۔"

مضمون نگار کی یہ تنبیہہ اپنے اندر دو پہلو رکھتی ہے۔ ایک تو اس تنبیہہ کے ذریعہ مضمون نگار علماء حضرات کو غیرت دلانا چاہتے ہیں کہ آپ ہی کے نظریہ کے مطابق اب تو کوئی نبی آسمان سے نہیں اترے گا جو مسلمانوں کے ناقابلِ مرمت توڑ پھوڑ کی مرمت کر سکے۔ اور آپ لوگوں ہی کا یہ کہنا ہے کہ امتِ محمدیہ کی صحیح اصلاح و تربیت کا کام اب علماء ہی کے ذمہ ہے۔ اس لئے اب آئیں اور اس ذمہ داری کو ادا کر کے سرخروئی حاصل کر دیں۔

اس تنبیہہ کا دوسرا پہلو یہ بھی ہے کہ مضمون نگار نے جب یہ کہا کہ "اب تو کوئی نبی آسمان سے نہیں اترے گا" تو غیر شعوری طور پر ان کا دماغ اس حقیقت کو تسلیم کر رہا ہے کہ اس وقت عامۃ المسلمین کی حالت (عملاً و اعتقاداً) اس حد تک پہنچ گئی ہے کہ ان کی صحیح رنگ میں اصلاح و تربیت تو کسی نبی ہی کا تقاضا کرتی ہے۔ اس سے کم تر درجے کے کسی بھی مصلح یا مربی کے بس کا یہ روگ ہرگز نہیں ہے۔ ورنہ علماء حضرات کی مساعی اور ان کے افعال و اعمال ہم دیکھ ہی رہے ہیں۔ امتِ مسلمہ کا انحطاط و تنزل اور بگاڑ و فساد ان کی ناک کے نیچے روز بروز بڑھتا ہی جا رہا ہے۔ یا تو ان کی اپنی قوتِ عملیہ اور قوتِ مؤثرہ اب ختم ہو چکی ہے اور یا اس مہم کو سر کرنا ان کے لئے ممکن ہی نہیں۔ ہمارے نزدیک مضمون نگار کا یہ غیر شعوری احساس بالکل ایسا ہی ہے جیسا کہ خود مولانا مودودی صاحب آج سے ۳۵ سال پہلے اپنے رسالہ ترجمان القرآن میں مسلمانوں کی ایسی ہی حالت پر ان کی اصلاح کا جائزہ لیتے ہوئے لکھ چکے ہیں:۔

"اکثر لوگ اقامتِ دین کی تحریک کے لئے کسی ایسے مردِ کامل کو ڈھونڈتے ہیں جو ان میں سے ایک ایک شخص کے تصورِ کمال کا مجسمہ ہو اور جس کے سارے پہلو قوی ہی قوی ہوں۔ دوسرے الفاظ میں یہ لوگ دراصل نبی کے طالب ہیں۔ اگرچہ زبان سے ختمِ نبوت کا اقرار کرتے ہیں۔ اور کوئی اجرائے نبوت کا نام بھی لے دے تو اس کی زبان گدی سے کھینچنے کے لئے تیار ہو جائیں مگر اندر سے ان کے دل ایک نبی مانگتے ہیں اور نبی سے کم کسی پر راضی نہیں۔"

(ترجمان القرآن بابت دسمبر و جنوری ۱۹۴۲ و ۱۹۴۳ء صفحہ ۲۰۶)

یہ ہے ضمیر کی آواز جو ہر اس آدمی کے دل سے اٹھتی ہے جو صحیح انداز میں سوچتا ہے۔ چنانچہ اس وقت بھی صورتِ حال یہی ہے کہ زائرین اجمیر شریف قسم کے خستہ حال مسلمانوں کی حقیقی اصلاح و تربیت کرنے اور مسلم معاشرہ کے ڈھانچہ کو درہم برہم ہونے سے بچانے والے نبی ہی کا وجود ہے جس پر پوری متانت اور سنجیدگی سے غور و فکر کی ضرورت ہے۔

بڑی مشکل تو یہ ہے کہ خود علماء حضرات ہی نے عامۃ المسلمین بلکہ مسلمانوں کے پڑھے لکھے طبقہ تک پر اپنی برتری قائم رکھنے کے لئے اس طرح کا غلط اثر قائم کر رکھا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد باب نبوت قطعی طور پر بند ہو چکا ہے۔ اور کہ امتِ محمدیہ کی اصلاح کے لئے اب کسی طرح کا مصلح ربانی اس امت میں پیدا ہی نہیں ہو سکتا۔ جو کچھ کرنا ہے علماء کو ہی کرنا ہے۔ علماء کی یہ نصیحت ایک غلط تاثر ہی تھا جو ثابت ہوتا رہا۔ اور علماء کی قدر و منزلت عامۃ المسلمین کی نظروں میں بڑھتی رہی۔ لیکن جوں جوں وقت آگے بڑھتا جا رہا ہے مسلمانوں کے تنزل و انحطاط کی کیفیت بد سے بدتر ہوتی جا رہی ہے۔ اس لئے حق شناس دین سے امت کی بگڑی بنانے کی توقعات وابستہ رکھی جا رہی تھیں انہیں تجربے نے بتا دیا کہ یہ حضرات اس میدان کے شاہسوار ہی نہ تھے۔ تب ان کی آنکھیں کھلتی ہیں اور سوال کرتے ہیں کہ

چیست یارانِ طریقت بعد ازیں تدبیر ما؟

حقیقت یہ ہے کہ یہ علماء زمانہ ہی ہیں جنہوں نے اپنے جھوٹے وقار اور دنیا طلبی اور جاہ پرستی کی خاطر قرآن و حدیث کی ان عظیم الشان خوشخبریوں اور اسلام کے روشن مستقبل کو امتِ مسلمہ کے اذہان سے محو کرنے کی مذموم کوششیں جاری رکھیں۔ ورنہ قرآن کریم اور احادیث نبویہ بانگ دہل پکار رہے ہیں کہ امتِ مسلمہ کے فساد و بگاڑ کے وقت اسی امت محمدیہ میں سے مسیح موعود و مہدی معہود کا نزول و بعثت مقدر ہے۔ اور وہی مردِ کامل امت کی کشتی کو پار لگانے والا ہے۔ ایک وقت تھا جب فرق اسلامیہ سب کے سب ہی متفقہ طور پر اس امام کا منگار کی بے تابی سے انتظار کر رہے تھے۔ اور سب کی نظریں آسمان کی طرف اٹھ رہی تھیں۔ لیکن جب ٹھیک وقت پر وہ مصلح ربانی آ گیا تو وہی کچھ ہوا جس کی طرف سورۃ بقرہ کی آیت ۹۰ اشارہ کرتی ہے کہ

فَلَمَّا جَآءَهُمۡ مَّا عَرَفُوۡا كَفَرُوۡا بِهٖ‌ فَلَعۡنَةُ اللّٰهِ عَلَى الۡكٰفِرِيۡنَ ○

یہ آنے والا مردِ کامل وہی ہے جس نے قادیان کی بستی سے عین وقت پر بامر الٰہی اعلان کرتے ہوئے واضح کیا کہ

"یہ سوال کہ اس زمانہ میں امام الزمان کون ہے جس کی پیروی تمام مسلمانوں اور زاہدوں اور خواب بینوں اور ملہموں کو کرنی خدا تعالیٰ کی طرف سے فرض قرار دیا گیا ہے؟ سو میں اس وقت بے دھڑک کہتا ہوں کہ خدا کے فضل اور عنایت سے وہ امام الزمان میں ہوں۔ اور مجھ میں خدا تعالیٰ نے وہ تمام علامتیں اور شرطیں جمع کی ہیں جو اس صدی کے سر پر مجھے مبعوث فرمایا ہے"

(ضرورۃ الامام صفحہ ۲۴ مطبوعہ اکتوبر ۱۸۹۸ء)

ایک اور مقام پر فرمایا:۔

"میں اس لئے بھیجا گیا ہوں تا ایمانوں کو قوی کروں اور خدا تعالیٰ کا وجود لوگوں پر ثابت کر کے دکھلاؤں۔ کیونکہ ہر ایک قوم کی ایمانی حالتیں نہایت کمزور ہو گئی ہیں۔ اور عالم آخرت صرف ایک افسانہ سمجھا جاتا ہے۔ اور ہر ایک انسان اپنی عملی حالت سے بتا رہا ہے کہ وہ جیسا کہ یقین دنیا اور دنیا کی جاہ و مراتب پر رکھتا ہے اور جیسا کہ

(آگے دیکھئے صفحہ ۱۱ پر)

خطبہ جمعہ

حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہؓ اور مکرم ابو العطاء صاحب کی زندگیاں ہمارے لئے ایک نمونہ ہیں

انہوں نے کبھی خدائے رحمٰن سے منہ نہ موڑا اور جو کچھ پایا یہی سمجھا کہ یہ ان کی کسی خوبی کا نتیجہ نہیں بلکہ محض خدا کا فضل تھا

دونوں وجودوں کی جدائی بہت بڑا صدمہ ہے لیکن ہم بت پرست نہیں خدائے قادر و توانا پر ہمارا ایمان اور توکل ہے

از سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ ۱۰ احسان ۱۳۵۶ ہش مطابق ۱۰ جون ۱۹۷۷ء بمقام مسجد اقصیٰ ربوہ

سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور نے درج ذیل دو آیات کی تلاوت فرمائی :۔

وَمَنْ يَّعْشُ عَنْ ذِكْرِ الرَّحْمٰنِ نُقَيِّضْ لَهٗ شَيْطٰنًا فَهُوَ لَهٗ قَرِيْنٌ۔
وَاِنَّهُمْ لَيَصُدُّوْنَهُمْ عَنِ السَّبِيْلِ وَيَحْسَبُوْنَ اَنَّهُمْ مُّهْتَدُوْنَ۔
(الزخرف آیت ۳۷، ۳۸)

اس کے بعد فرمایا :۔

چند سال کی بات ہے کہ مجھے گرمیوں میں دو ایک سال متواتر گرمی کی تکلیف ہو جاتی رہی۔ جس کو انگریزی میں HEAT STROKE (ہیٹ سٹروک) یعنی گرمی لگ جانا کہتے ہیں اور وہ باقاعدہ بیماری کی شکل میں تھی۔ جس میں بخار ہو جاتا ہے اور بڑی سخت تکلیف ہوتی ہے، بے چینی اور سر درد ہوتی ہے اور اس کا نتیجہ یہ ہے کہ اب گرمی کے ایام میں گرمی، میری بیماری بن جاتی ہے۔ اپنے کمرے میں مَیں کام کرتا ہوں، ساری ڈاک دیکھتا ہوں، ملاقاتیں کرتا ہوں، مطالعہ کرتا ہوں، دعائیں کرتا ہوں، جو

میرے کام اور فرائض

ہیں وہ مَیں ادا کرتا ہوں۔ لیکن گرمی میں باہر نکلنے سے مجھے شدید تکلیف ہو جاتی ہے۔ چکر آنے لگ جاتے ہیں اور بے چینی پیدا ہو جاتی ہے۔ مَیں دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ آپ میں سے ہر ایک کو ہر قسم کے شر سے محفوظ رکھے اور اپنی امان میں رکھے اور آپ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مجھے ہر قسم کی تکلیف سے بچائے اور کام کرنے کی اور اپنے حضور مقبول سعی کی توفیق عطا کرے۔

ہمارے لئے دو صدمے اوپر نیچے آئے۔ پہلے حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہؓ، ہماری محترمہ پھوپھی جان کی وفات ہوئی۔ اور پھر چند دن کے بعد محترم ابو العطاء صاحب کی وفات ہوئی۔ آپ سب مرد و زن اور چھوٹے بڑے اچھی طرح سمجھ لیں کہ ہم بت پرست نہیں ہیں ہم خدائے واحد و یگانہ پر ایمان لاتے ہیں اُس خدا پر جس نے خود کو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر ظاہر کیا۔ اور آپؐ کے طفیل دنیا نے اس

قادرانہ اور متصرفانہ عمل

کرنے والے اور فیصلہ کرنے والے کی قدرتوں کے جلوؤں کا مشاہدہ کیا۔ ہم اس قادر و توانا خدا پر ایمان لاتے ہیں اور اسی پر ہمارا توکل اور اسی پر ہمارا بھروسہ ہے۔ اس قسم کی ہستیاں اس قسم کے وجود ہمارے لئے نمونہ بنتے ہیں۔ یہ ہے کہ وہ خدائے رحمٰن سے منہ موڑنے والے نہیں ہوتے۔

جو دو آیات مَیں نے ابھی پڑھی ہیں ان میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جو شخص رحمٰن کے ذکر سے منہ موڑے اس پر ہم شیطان مستولی کرتے ہیں اور وہ اس کا ساتھی بن جاتا ہے اور ہدایت اور صداقت اور سچائی کی راہوں سے اُسے روکتا ہے لیکن وہ لوگ سمجھتے ہیں کہ وہ ہدایت یافتہ ہے۔ بات یہ ہے کہ جہاں تک ہدایت یافتہ ہونے یا نجات یافتہ ہونے کا تعلق ہے یہ صفتِ رحیمیت کے طفیل نہیں بلکہ صفتِ رحمانیت کا اس سے واسطہ ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جیسی بزرگ ہستی سے بھی جب سوال کیا گیا تو آپؐ نے بھی یہی فرمایا کہ اپنے عمل سے نہیں بلکہ خدا کی رحمت سے اور اس کے فضل سے مَیں اُس کی جنتوں میں داخل ہوں گا۔ رحیمیت کا تعلق ہمارے اعمال سے ہے اور رحمانیت کا تعلق اس واقع سے ہے کہ ہم خواہ کتنی ہی بڑی چیز خدا کے حضور پیش کر دیں)۔ خدا تعالیٰ نے جو خالقِ کل اور مالکِ کل

اور غنی ہے اس کو تو اس چیز کی کوئی پرواہ نہیں ہے۔ اگر وہ چاہے تو اپنی رحمانیت سے اسے قبول کرے اور اگر چاہے تو اپنی رحمانیت کا جلوہ نہ دکھائے اور اسے ردّ کر دے۔

نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم تو سارے جہان کے لئے اور قیامت تک کے لئے ایک نمونہ ہیں۔ کہ کس طرح آپ رحمٰن خدا کی پرستش کرنے والے اور اپنی ساری توجہ اور سارے اعمال کو اس کی طرف پھیرنے والے تھے۔ پھر آپ کی قوتِ قدسیہ کے نتیجہ میں اُمتِ محمدیہ میں کروڑوں خدا کے بندے پیدا ہوئے جنہوں نے خدائے رحمٰن کو پہچانا اور اس کی عظمتِ رحمانیت کے نتیجہ میں اپنی بے کسی کا احساس ان کے دلوں میں پیدا ہوا اور انہوں نے اس حقیقت کو سمجھ لیا۔ کہ ہم کچھ بھی نہیں ہیں، ہم اسی وقت کچھ بنتے ہیں کہ جب خدا تعالیٰ جو بغیر عمل اور استحقاق کے اپنی رحمت سے نوازنے والا ہے۔ اپنی رحمت سے نواز دے۔ اس لحاظ سے ہمارے زندہ رہنے والے بزرگ بھی اور ہمارے جانے والے بھائی بھی اور بہنیں بھی اور بزرگ مائیں اور پھوپھیاں بھی (جو بھی جسمانی اور روحانی رشتے ہم ان سے رکھتے ہیں۔) ہمارے لئے نمونہ بنتے ہیں وہ ہمارے لئے پرستش کی جگہ نہیں بنتے۔ محترمہ پھوپھی جان

حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہؓ

کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے لکھا ہے جب آپؓ کی عمر کم و بیش دس سال تھی اُس وقت لکھا کہ میری یہ بچی بہت خوابیں دیکھتی ہے اور کثرت سے وہ خوابیں سچی نکلتی ہیں۔ اب آپ خود سوچیں کہ یہ رحمانیت ہی کا جلوہ ہے نا۔ ایک ایسی بچی کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی شہادت ہے جس پر شاید ابھی نماز بھی فرض نہیں ہوئی تھی اور روزے تو فرض ہی نہیں ہوئے۔ حج کا سوال ہی نہیں اور زکوٰۃ کا بھی کوئی سوال نہیں اور خدا تعالیٰ کا اس سے سلوک یہ ہے کہ وہ کثرت سے اسے اپنی قدرت کے نظارے دکھاتا ہے۔ اور رؤیائے صادقہ سے نوازتا ہے۔ مَیں نے سوچا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جو یہ فرمایا ہے کہ کثرت سے خوابیں سچی نکلتی ہیں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ کچھ خوابیں، کثرت سے نہیں بلکہ قلت سے، ایسی بھی ہوتی ہیں جو بچپنے کے خیالات کی وجہ سے آ جاتی ہیں۔ لیکن خدائے رحمٰن کا یہ جلوہ کس عبادت کے نتیجہ میں ہے، کس قربانی کے نتیجہ میں خدا تعالیٰ نے اپنا یہ جلوہ دکھایا کہ اُس عمر میں کثرت سے سچی خوابیں دیکھنے والی بن گئیں اور پھر ساری عمر خدا تعالیٰ نے آپؓ کے ساتھ پیار اور محبت اور

فضل اور رحمت کا سلوک

کیا اور انہوں نے کبھی بھی ان چیزوں کو اپنی کسی خوبی کا نتیجہ نہیں سمجھا بلکہ خدا تعالیٰ کے ہر فضل کے بعد جو احساس ان کے دل میں پیدا ہوا وہ یہی تھا کہ یہ میری کسی خوبی کا نتیجہ نہیں محض خدا تعالیٰ کی عطا ہے۔ مَیں ہر دو کے متعلق بات کر رہا ہوں یعنی نواب مبارکہ بیگم صاحبہ اور ابو العطاء صاحب کے متعلق۔ ان کے رونگٹے رونگٹے سے یہ آواز نکلی کہ لا فخر۔ اپنی طرف سے کوئی چیز ہو تو آدمی فخر بھی کرتا ہے کہ مَیں نے یہ کیا اس واسطے مجھے اس پر فخر ہے۔ لیکن جب یہ ہو کہ مَیں نے کچھ نہیں کیا تھا اور خدا نے اپنا فضل کر دیا۔ تو پھر فخر کس بات کا۔ اس کے متعلق تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا بڑا زبردست اُسوہ ہے۔ بہت سی حدیثوں میں

آتا ہے کہ خدا نے مجھے یہ دیا وَلَا فَخْرَ۔ خدا نے مجھ پر یہ عطا کی وَلَا فَخْرَ۔ خدا تعالےٰ نے مجھے اس رحمت سے نوازا وَلَا فَخْرَ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مُنہ سے یہ کہلوا دیا۔ اور یہ حقیقت ہے۔ پس سب سے حسین اور سب سے بزرگ اُسوہ تو ہمارے لئے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے لیکن آپؐ کی قوتِ قدسیہ کے نتیجہ میں اُمتِ محمدیہ کو بھی اللہ تعالیٰ نے اپنے بے حد فضلوں اور رحمتوں سے نوازا ہے۔ اور جس کو نوازا ہے رحمانیت کے جلوؤں سے نوازا ہے اور جیسا کہ ان آیاتِ قرآنیہ سے ہمیں پتہ لگتا ہے، اُن کو نوازا ہے جنہوں نے خدائے رحمٰن سے مُنہ نہیں موڑا۔ قرآن کریم یہ نہیں کہتا کہ جس نے خدائے رحیم سے مُنہ موڑا اس کے ساتھ شیطان لگایا جاتا ہے بلکہ جس نے خدائے رحمٰن سے مُنہ موڑا اس کے ساتھ شیطان لگایا جاتا ہے۔

پس خدا تعالےٰ اُن کو نوازتا ہے جن کی زبانوں پر سب کچھ کرنے کے بعد بھی خدا کا ہی ذکر ہوتا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اسی لئے فرمایا ہے کہ سب کچھ کرنے کے بعد سمجھو کہ تم نے کچھ نہیں کیا اور جو پایا خدا تعالےٰ کی

رحمانیت کے جلوؤں کے نتیجہ میں

پایا اور اس کے فضل سے تمہیں ملا۔ تمہارا اس میں کوئی دخل نہیں ہے۔ میں نے بڑا سوچا ہے عقلاً بھی نہیں بنتا۔ لیکن شرعاً اور اسلامی ہدایت کے مطابق تو بالکل نہیں بنتا۔

جانے والے چلے گئے ہم سے جُدا ہو گئے۔ جہاں تک صدمے کا تعلق ہے وہ بھی انسان کی فطرت میں رکھا گیا ہے لیکن سوائے بعض رشتوں کے تین دن تک ہی سوگ منانے کا حکم ہے، زیادہ سے زیادہ آپ تین دن تک سوگ منا سکتے ہیں۔ اور اس پر بھی پابندیاں ہیں۔ سوگ بھی خدائے رحمٰن کو یاد کرتے ہوئے منانا ہے۔ پیٹنا نہیں۔ غلط قسم کے الفاظ مُنہ سے نہیں نکالنے۔ زمانے کو کوسنا نہیں وغیرہ وغیرہ بہت سی چیزیں ہیں۔ اور اس کے بعد پھر یہ نہیں کہ حَسْبُنَا اللّٰہُ ہمارے لئے اللہ کافی ہے، وہ اللہ جو رحمٰن ہے جس سے ایک لحظہ کے لئے بھی اگر ہم مُنہ موڑ لیں تو ہمارے لئے ہلاکت کا باعث ہے کیونکہ پھر شیطان ہم پر سوار ہو جاتا ہے۔ اور کہتا ہے کہ تو بھی کچھ ہے۔ قرآن کریم میں دوسری جگہ فرمایا کہ ایسے لوگ سمجھتے ہیں کہ ہمارے اندر کوئی ایسی بات ہے کہ خدا تعالےٰ بھی ہمیں دنیوی عزتیں اور دولتیں دینے پر مجبور ہو گیا ہے۔

دونوں جانے والوں کی زندگیاں ہمارے لئے ایک نمونہ ہیں۔ ابو العطاء صاحب نے بھی بالکل نوجوانی کی عمر سے ہی خدا تعالیٰ کی راہ میں خدمت شروع کی اور آپ ایک بے نفس انسان تھے۔ اور نواب مبارکہ بیگم صاحبہؓ جیسا کہ میں نے بتایا ہے، دس سال کی عمر میں

خدا تعالےٰ کی رحمت کے نشان

دیکھنے دیکھتی رہیں۔ کب سے دیکھنے شروع کئے اس کا تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اس ارشاد میں ذکر نہیں ہے لیکن میں کہتا ہوں کہ جو روایت کی تاریخ ہے اس سے ہمیں پتہ لگتا ہے کہ اُس وقت آپ کی عمر قریباً دس سال کی تھی۔ یہ ۱۹۰۷ء کی روایت ہے کہ آپؑ نے کہا کہ میری یہ بچی بہت خوابیں دیکھتی ہے اور کثرت سے وہ سچی نکلتی ہیں۔ یہ بھی رحمانیت کا جلوہ ہے۔ اور میں شاہد ہوں۔ ان کی زندگی کو بڑے قریب سے دیکھنے والا، اور ہر وہ شخص شاہد ہے جس کا واسطہ ان سے پڑا کہ رحمٰن خدا سے انہوں نے کبھی مُنہ نہیں موڑا۔ یعنی اپنے آپ کو کبھی کچھ نہیں سمجھا۔ جو کچھ پایا یہی سمجھا کہ خدا کا فضل تھا کہ پایا نہ کہ میری کسی خوبی کی وجہ سے مجھے ملا۔ اس نمونے پر اس اُسوہ پر، جو چھوٹے چھوٹے نمونے ہر زمانہ میں پیدا ہوتے ہیں۔ اگر ہم قائم ہو جائیں تو تبھی ہمیں ہدایت ملتی ہے اور بڑا عظیم نمونہ تو ایک ہی ہے یعنی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کا۔

کوئی شخص یہ کہہ کہ ہدایت نہیں پا سکتا کہ میں رحیمیت کا قائل ہوں۔ وہ بھی رحمت کا ایک جلوہ ہے لیکن اس کے پیچھے بھی رحمانیت ہی جلوہ گر ہو رہی ہے۔ یا یہ نہیں کہہ سکتا کہ میں یہ کرتا ہوں یا وہ کرتا ہوں اس واسطے مجھے کچھ مل گیا، یہ بات غلط ہے۔ اللہ تعالےٰ ہمیں کبر اور غرور سے محفوظ رکھے۔ اگر آپ نے ہدایت پر قائم رہنا ہے تو قرآن کریم کہتا ہے کہ

خدائے رحمٰن سے مُنہ نہ موڑو

اگر خدانخواستہ کسی نے خدائے رحمٰن سے مُنہ موڑ لیا تو پھر ہلاکت ہے، پھر شیطان اس کی رُوح پر قابض ہو جاتا ہے، پھر وہ شیطان کے تصرف میں آ جاتا ہے، پھر وہ شیطان کی رعایا بن جاتا ہے۔ بچپن میں کہانیاں سُنا کرتے تھے کہ ایک شخص نے اپنی رُوح دُنیوی دولتوں اور عزتوں کی خاطر شیطان کے پاس بیچ دی۔ وہ تو ایک کہانی تھی مگر اس وقت بڑی سبق آموز کہانیاں ہوا کرتی تھیں۔

پس جانے والوں کے لئے دُعائیں کریں۔ اور دُعا ہے کہ اللہ تعالےٰ ہمیں بھی اپنی رحمتوں سے نوازتا رہے اور رحمانیت کے جلوے ہمیں دکھاتا رہے اور ہمارے دل میں سوائے رحمٰن خدا کے اور کسی کا پیار نہ ہو یعنی اپنے نفس کا یا اس کے کسی پہلو کا کوئی تصور ہمارے دل میں نہ ہو صرف رحمٰن خدا کا جو بے عمل فیضان کرنے اور بلا استحقاق دینے والا ہے ہمارے دل میں پیار ہو۔ جہاں تک خدا تعالےٰ کا تعلق ہے ہمارے سارے اعمال مل کر بھی کوئی عمل بنتا ہے؟ اس کے مقابلے میں، اس کی عظمت کے مقابلے میں اور اس کے جلال کے مقابلے میں اور اس کی کبریائی کے مقابلے میں

ہمارے اعمال کوئی چیز نہیں

اور اس کو ان کی ضرورت نہیں۔ وہ غنی ہے۔ پس خدا کرے کہ ہمیں یہ توفیق ملے کہ جانے والوں کی رُوح کو ثواب پہنچانے کے لئے ہم ان کے لئے دُعائیں کرنے والے ہوں اور ان کی بلندی درجات کے لئے اور اپنے لئے یہ دُعائیں کرنے والے ہوں کہ ہماری توجہ اور ہمارا مُنہ ہمیشہ خدائے رحمٰن کی طرف لگا رہے اور شیطان کا کبھی بھی ہم پر تسلط نہ ہو اور خدا تعالےٰ کی رحمتوں سے ہم اپنی اپنی استعداد کے مطابق حصہ لینے والے ہوں۔ اور جب جائیں تو جو موجود ہوں ان کے لئے ہم نمونہ ہوں اُن کے لئے عبرت کا مقام نہ بنیں۔ اللہ تعالےٰ ہمیں اس کی توفیق عطا کرے۔ (ر)

محترم خان عبد الرحمٰن نیازی وفات پا گئے

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ

ربوہ سے یہ افسوسناک اطلاع موصول ہوئی ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے قدیمی اور مخلص صحابی حضرت مولوی غلام حسن خان صاحب پشاوری رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے محترم خان عبد الرحمٰن خان نیازی ۳۰ احسان ۱۳۵۶ ہش مطابق ۳۰ جون ۱۹۷۷ء بروز جمعرات بوقت چھ بجے شام قریباً ۸۲ سال کی عمر میں وفات پا گئے ہیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ مرحوم حضرت مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے برادرِ نسبتی تھے اور لمبا سال سے ربوہ میں ہی رہائش پذیر تھے۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے یکم جولائی بروز جمعۃ المبارک بعد نماز عصر مسجد مبارک کے مغربی میدان میں نماز جنازہ پڑھائی جس میں خاندان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے افراد اور مقامی احباب کثیر تعداد میں شریک ہوئے۔ بعد ازاں جنازہ بہشتی مقبرہ لے جا کر مرحوم کی نعش کو وہاں سپردِ خاک کیا گیا۔ قبر تیار ہونے پر محترم مولانا عبد المالک خان صاحب ناظر اصلاح و ارشاد نے دُعا کرائی۔

محترم خان عبد الرحمٰن خان نیازی مرحوم بہت شریف النفس، خاموش طبع اور عبادت گزار بزرگ تھے۔ احبابِ جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالےٰ مرحوم کے جنت الفردوس میں درجات بلند فرمائے اور اپنے خاص مقامِ قرب سے نوازے۔ آمین ؎

درخواستِ دُعا: خاکسار کا بھانجہ عزیز رشید اختر ابن محمود عابدہ پروین صاحبہ اِن دنوں سخت بیمار ہے اور مقامی ہسپتال میں زیرِ علاج ہے۔ اس پانچ سالہ بچے کی کامل شفایابی کے لئے احبابِ جماعت کی خدمت میں دُعا کی درخواست ہے۔

خاکسار: نور الدین غالب کلکتہ

صداقتِ اسلام کا ابدی نشان

فرعونِ موسیٰؑ

قرآنِ مجید، تاریخی روایات اور عصری اکتشافات کی روشنی میں

از مکرم مولانا دوست محمد صاحب شاہد۔ ربوہ

"فرعون": — فر اور عا سے مرکب عبرانی لفظ ہے جس کو "بابِ عالی" یا "بادبرِ ہمایونی" کا مترادف لفظ کہنا چاہیئے۔ ماضی قدیم میں شاہانِ مصر کے لئے فرعون کا لقب اُسی طرح مستقل مروج رہا ہے جس طرح بادشاہ روم کے لئے "قیصر"۔ والیانِ ایران کے لئے کسریٰ اور بادشاہ حبشہ کے لئے "نجاشی"۔

عہد حاضر کے ماہرین مصریات اور محققین کا متفقہ طور پر یہ رائے ہے کہ عہد موسیٰؑ کا وہ فرعون جو مورد غضب الٰہی ہوا۔ اور غرق کیا گیا "رعمسیس ثانی" (RAMSES II، [illegible] 1304 ق.م) کا تیرھواں بیٹا منفتاح تھا۔ جسے انگریز مستشرقین (MARNEPTAN) کا نام دیتے ہیں اور عبرانی "منفتاہ" یا "ریانوبا" کہتے ہیں۔ "ریانوبا" بھی عبرانی لفظ ہے جس کے معنے "آفتاب چہرہ" یا "روشن آفتاب" کے ہیں۔ (تفسیر الجواہر از علامہ طنطاوی، جلد ۹ صفحہ ۸۰، ۸۱ مطبوعہ مصر ۱۳۵۰ھ)

مستشرقین "انسائیکلوپیڈیا آف برٹینیکا" کی تحقیق کے مطابق منفتاح کا دورِ اقتدار ۱۲۳۶ ق.م سے ۱۲۲۳ ق.م تک رہا ہے جو عرصہ تیرہ سال پر مشتمل ہے۔ (ملاحظہ ہو زیر لفظ مصر EGPTY) مؤرخِ اسلام حضرت ابو جعفر محمد بن جریر طبری (ولادت ۲۲۴ھ وفات ۳۱۰ھ) کی "تاریخ الامم والملوک" (جلد ۱ صفحہ ۲۱۲ مطبوعہ حسینیہ مصر) کی ایک روایت سے قطعی طور پر معلوم ہوتا ہے کہ منفتاح نے عالمِ شباب میں حکومتِ مصر کی باگ ڈور سنبھالی تھی۔

قرآن مجید نے فرعون کو "ذوالاوتاد" کا پُر اسرار لقب دیکر اسی زمانہ کی مصری تہذیب و تمدن کا نقشہ کھینچ کر رکھ دیا ہے۔

ذوالاوتاد — میخوں والا

(الفجر آیت ۱۰)

جناب مولانا سید ابوالاعلیٰ صاحب مودودی (بانی جماعت اسلامی) نے "ذوالاوتاد" کی نسبت "تفہیم القرآن" میں لکھا ہے: —

"— اس کے کئی مطلب ہو سکتے ہیں ممکن ہے کہ اس کی فوجوں کو میخوں سے تشبیہ دی گئی ہو۔ اور میخوں والا کا مطلب فوجوں والا ہو۔ کیونکہ انہی کی بدولت اس کی سلطنت اس طرح جمی ہوئی تھی جیسے خیمہ میخوں کے ساتھ مضبوطی کے ساتھ قائم ہوتا ہے۔"

(تفہیم القرآن جلد ۶ صفحہ ۳۳۰)

اس سلسلہ میں زمانہ حال کے ایک بے مثال مفسر اور ایک عظیم روحانی پیشوا نے درج ذیل تفسیر فرمائی ہے: —

"— اس کے یہ (معنے) بھی ہو سکتے ہیں کہ وہ خیموں والا تھا۔ مراد یہ ہے کہ وہ ایک متمدن ملک کا بادشاہ تھا۔ اس میں آمد و رفت کے لئے بڑی بڑی سڑکیں تھیں اور خیموں کے ذریعہ دور دور سفر ہو سکتا تھا۔ اس وجہ سے بادشاہ ہمیشہ ملک میں دورہ کرتا رہتا تھا۔"

(تفسیر کبیر سورۃ الفجر صفحہ ۵۴۳ مطبوعہ ۱۹۵۶ء)

انسائیکلوپیڈیا برٹینیکا (ENCYCLO-PAEDIA BRITANNICA) میں لکھا ہے: —

"MARNEPTAN (1236-1223, B.C) SUCCEEDING HIS FATHER HAD TO FIGHT MANY BATTLES FOR THE PRESERVATION OF HIS KINGDOM AND EMPIRE IN HIS MORTUARY TEMPLE AT THEBES HE SET UP A STELE RECORDING A GREAT VICTORY OVER LIBYAN IMMIGRANTS AND INVADERS IN HIS FIFTH YEAR THE LAST LINES SUMMERIZE HIS MILITARY ACHIVEMENTS."

(VOL IIX P.37, EDITION 1972)

یعنی — منفتاح کو اپنے باپ کے بعد تخت نشین ہو کر اپنی بادشاہت اور قلمرو کے تحفظ کے لئے کئی جنگیں لڑنا پڑیں اس نے تھیبس کے مقام پر ایک معبد میں ایک پتھر بطور یادگار نصب کرایا۔ اور اس کی آخری سطور میں اس عظیم فتح کا خلاصہ لکھوایا جو اسے اپنی حکومت کے پانچویں سال مصر کے (سرحدی علاقہ) لیبیا کے نو آبادکاروں اور حملہ آوروں پر حاصل ہوئی تھی۔ یہ پتھر فراعنہ کے مصری میوزیم میں اب تک محفوظ ہے۔ یہ شاندار عجائب گھر دریائے نیل کے کنارے واقع ہے۔ اس کی بنیاد ۱۸۳۵ء میں محمد علی پاشا نے رکھی اور ۱۸۹۰ء میں توفیق پاشا کے ہاتھوں اس کا افتتاح ہوا۔ اس کتبہ میں مختلف قبائل کے خلاف ملکی فتوحات کا نام بنام تذکرہ ہے۔ مثلاً

- قبیلہ کنعان جیل میں ٹھونس دیا گیا۔
- اہل عسقلان ہتھیار ڈال کر حاضر ہو گئے۔
- اہل غزہ قیدی بنا دیئے گئے۔
- قبیلہ ینوامیم تہس نہس کر دیا گیا۔
- اسرائیلیو (بنی اسرائیل) ہلاک کر دیئے گئے۔ اور ان کے پاس کھانے کے لئے ایک دانہ بھی نہ چھوڑا گیا۔ الخ۔
- فلسطینی قبیلہ خارو کو مصر کی بیوہ بنا دیا گیا۔ (یعنی ان کے ہاتھوں کاسۂ گدائی یا کشکول پکڑا دیا گیا۔)

(علامہ طنطاویؒ کی تفسیر الجواہر جلد ۹ صفحہ ۷۹ اور انسائیکلوپیڈیا برٹینیکا میں یہ سب تفصیل درج ہے۔)

بعض اور یادگاریں

علم آثار مصریہ کے امین اور منتش الاستاذ احمد بک نجیب نے "الموسوعات" میں منفتاح کے زمانہ کی بعض اور یادگاروں کا بھی ذکر کیا ہے۔ اس کتاب کے ایک مقالہ میں انہوں نے بتایا ہے کہ کرنک کی عبادت گاہ قیدیوں کو اذیت پہنچانے کے لئے مخصوص تھی۔ اس معبد کی دیواروں پر بربائی زبان میں متعدد عبارتیں کئی سطروں میں کندہ ہیں۔ جن کا خلاصہ یہ ہے کہ بادشاہ منفتاح ہی ہے جو اپنی قوم کی زندگی کا سرچشمہ ہے۔ پھر لکھا ہے کہ منفتاح نے مصری افواج کے کمانڈروں کو جمع کر کے کہا کہ سنو! میں پاسبانِ ملک ہوں۔ میں تمہارے مصالح کا رب ہوں۔ میں تمہارا باپ ہوں۔ تم میرے سامنے بطخ کی طرح کانپتے ہو۔ دیکھو دشمن ہمارے ملک میں داخل ہو گیا ہے۔ کیا دریائے سیل اس کا مقابلہ کر سکتا ہے؟ ہرگز نہیں! میری مراد اب یہ ہے کہ دشمنوں کو قتل کر دو اور انہیں خون کے سمندر میں غرق کر دو۔

(تفسیر طنطاوی جلد ۹ صفحہ ۸۰)

قرآن مجید نے جو تاریخ عالم کا مستند ترین ماخذ ہے۔ منفتاح کے دور کی جزئیات اور تفصیلات پر بھی نمایاں روشنی ڈالی ہے۔ چنانچہ کلام اللہ سے یہ پتہ چلتا ہے کہ: —

- فرعون موسیٰؑ کی حیثیت عملاً ایک ڈکٹیٹر کی تھی جس نے اپنے ذاتی تسلط اور اقتدار کے لئے ملک کے اندر کئی گروہوں اور طبقات کو جنم دے دیا تھا۔ اس کی سیاست کی بنیاد "تقسیم کرو اور حکومت کرو" (DIVID AND RULE) کی پالیسی پر مبنی تھی۔ وہ ایک فریق کو کمزور کرتا تھا۔ اُن کے بیٹوں کو ذبح کرواتا اور اُن کی بیٹیوں کو زندہ رکھتا (سورۃ قصص آیت ۵)
- مصری افواج اس کے کنٹرول میں اور اس کے اقتدار کی پشت پناہ تھیں (سورۃ قصص آیت ۹)
- وہ اپنے تئیں خدا کہتا تھا۔ (سورۃ قصص آیت ۳۹)
- ایک مطلق العنان سربراہ مملکت کی حیثیت سے مذہب کے معاملہ میں مداخلت کرنا آئینی اور دستوری حیثیت سے اپنا حق سمجھتا تھا۔
- اور اسی لئے اس نے نئی دعوت حضرت موسیٰؑ و حضرت ہارون علیہما السلام اور ان کی جماعت کی ڈٹ کر مخالفت کی۔ اور تحقیق حق کی غرض سے نہیں بلکہ محض خدا کے ان دو جلیل القدر پیغمبروں کی تحقیر و تذلیل کے ناپاک ارادے سے پورے ملک کے ساحر اپنے دربار میں جمع کئے۔ اور اُن سے مناظرہ اور مباحثہ کی طرح ڈالی۔ اور یہ سب کچھ اس نے اور اس کے درباریوں نے پہلے سے طے شدہ ایک خفیہ منصوبہ کے تحت کیا۔

(سورۃ طٰہٰ آیت ۶۴)

- قرآنی تاریخ یہ بھی بتاتی ہے کہ اس نے مصری عوام کو مذہبی اور سیاسی دونوں طریق سے حضرت موسیٰؑ اور حضرت ہارون علیہما السلام کے خلاف مشتعل کیا۔ چنانچہ ایک طرف انہیں بتایا کہ یہ لوگ ملک پر قبضہ کرنا چاہتے ہیں۔ اور دوسری طرف یہ الزام عائد کیا کہ ان کا مقصد تمہارے مذہب کو تباہ کرنا ہے۔ لیکن جب اس زہریلے پراپیگنڈہ کے باوجود ساحروں پر صداقت عیاں ہو گئی۔ تو وہ بھڑک اٹھا۔ اور اس نے مغضوب الغضب ہو کر کہا کہ "کیا تم میری اجازت کے بغیر ایمان لاتے ہو؟" گویا اس کے نزدیک ایمان بھی ایک ایسی چیز تھی جس کے لئے سرکاری پرمٹ جاری ہونا ضروری تھا۔ فرعون نے صداقت قبول کرنے والوں کو یہ دھمکی بھی دی کہ اگر تم نے ایسا کیا۔ تو

تمہارے ہاتھ پاؤں کاٹ دوں گا۔ اور تمہیں کھجور کے تنوں سے باندھ کر پھانسی دیدیا جائے گا۔"

(سورۃ طٰہٰ۔ آیت ۷۲)

بغض و انتقام کی آگ

فرعون کے دل میں حضرت موسیٰ علیہ السلام اور اُن کی کمزور جماعت کے خلاف ہر وقت بغض و عداوت اور انتقام کی آگ لگی رہتی تھی۔ چنانچہ قرآن مجید نے اس سلسلہ میں اس کا مندرجہ ذیل فقرہ (جو اس کی اندرونی کیفیت کا پوری طرح آئینہ دار ہے) قیامت تک کے لئے ریکارڈ کر دیا ہے:-

اِنَّ هٰٓؤُلَآءِ لَشِرْذِمَةٌ قَلِيْلُوْنَ
وَاِنَّهُمْ لَنَا لَغَآئِظُوْنَ۔ وَاِنَّا
لَجَمِيْعٌ حٰذِرُوْنَ ٥

(الشعراء آیت ۵۵-۵۷)

یعنی ــ موسیٰؑ کی یہ جماعت تو محض ایک اقلیت ہے۔ جو ہم کو غصہ دلا رہی ہے۔ مگر ہم اس کے مقابل ایک بڑی جماعت اور اکثریت میں ہیں جو بہت محتاط ہیں۔ (پس ہمیں اس کا مقابلہ کرنا چاہیئے۔)

فرعون کے ان مظالم کی پاداش میں جو اُس نے خدا کے ایک نذیر اور اس کی چھوٹی سی جماعت پر ڈھانے شروع کئے۔ خدا تعالیٰ کے زور آور حملے پے در پے ظاہر ہونے شروع ہو گئے۔ اور مصر جلد ہی طوفان، قحط اور خونی حوادث اور دیگر آفات کی زد میں آگیا۔

(سورۃ اعراف آیت ۱۳۱-۱۳۴)

لیکن آہ! جُوں جُوں خدا کی طرف سے ان تنبیہات کا سلسلہ بڑھتا چلا گیا۔ فرعون اور اس کے درباریوں کے فساد۔ غرور اور سخت دلی میں بھی روز بروز اضافہ ہوتا چلا گیا۔ یہاں تک کہ وہ وقت آن پہنچا جب خدا تعالیٰ اپنے کمزور بندوں کی مدد کے لیے آسمان سے خود نازل ہوا۔ اس کی ازلی تقدیریں پوری ہوئیں۔ اور فرعون اپنے لاؤ لشکر سمیت نذرِ طوفان ہو گیا۔ اور اس طرح خدا کی وہ تجلّی جس کو وہ کسی اونچے محل پر مشاہدہ کرنا چاہتا تھا۔ اُسے سمندر کی تہ میں دکھائی دی گئی۔

غرقابی کا یقین

منقول ہے کہ فرعون کی باقیماندہ قوم جو مصر میں مقیم تھی۔ اس کو کسی طرح یقین نہ آتا تھا کہ فرعون غرق ہو گیا ہے وہ سب سمجھتے تھے کہ وہ مُرغ و ماہی میں مشغول ہے۔ چنانچہ سمندر کی موجوں کو حکم ہوا کہ اس کی لاش کو بہا کر کنارہ پر ڈال دیں۔ تاکہ ایک طرف تو بنی اسرائیل اللہ کی قدرت کا مشاہدہ کر کے طمانیتِ قلب اور ایمانی قوت حاصل کریں اور دوسری طرف مصری قوم کی غلط فہمی دُور ہو جائے۔ اور وہ اللہ کی قدرت کو دیکھ کر ڈر سے۔ چنانچہ موجوں نے فرعون کی لاش کو ایسی جگہ لا کر ڈالا کہ سب نے دیکھ لیا۔ اور مصری قوم نے اس ذلّت آمیز شکست کو چھپانے کے لئے بعجلت تمام لاش کو حنوط کر کے دفن کر دیا۔"

(انبیائے قرآن جلد دوم مؤلفہ جناب محمد جمیل احمد صاحب ایم۔اے۔ ناشر: شیخ غلام علی اینڈ سنز لاہور۔ صفحہ ۱۹۲-۱۹۳)

مصریوں کے ہاں حنوط کا طریقہ یہ تھا کہ نعش کا بھیجا۔ آلائش اور آنتیں وغیرہ نکال کر جسم کو خوشبوؤں سے بھر دیتے تھے۔ آنتیں ایک معمولی سا آپریشن کر کے نکال لی جاتیں۔ اور جسم پر کچھ ضماد لگا دیا جاتا تھا۔ جس کے بعد ریشم کی پٹیاں ایک لیس مادے میں تر کر کے لپیٹ دیتے تھے اور میت کو لکڑی کے ایک صندوق میں رکھ کر ایک خاص درخت کے پتے اِدھر اُدھر ڈال دیتے تھے۔ صندوق پر میت کی حیثیت کے مطابق تصویریں ہوتی تھیں۔ اور ایک بڑی تصویر اس کی بھی ہوتی تھی۔

مدفن کا انکشاف

اُنیسویں صدی کے اواخر تک فرعون منفتاح کی لاش یا مدفن کا کسی کو کوئی علم نہیں تھا۔ اس کو عجلت میں تھیبس (THE BEES) کے مقام پر دفن کر دیا گیا تھا۔ سنہ ۱۸۹۸-۹۹ء میں بابُ الملوک کی وادی کی کھدائی کے دوران میں لوریٹ نے اس کی لاش شاہ امین ہتیپ ثانی (AMENHETEP II) کے مقبرہ کے ذیلی کمرہ سے برآمد کی۔ کفن پر اس کا نام واضح حروف میں لکھا ہوا تھا جو اچھی طرح پڑھ لیا گیا۔ اس کی لاش ایک چوبی تابوت میں رکھی ہوئی تھی۔ پانچ چھ یورپین فاضلوں کی موجودگی میں یہ تابوت کھولا گیا۔ تو کفن کی عبارت سے ثابت ہوا کہ

وہ منفتاح ابن رعمسیس دوم
کی لاش ہے۔ جو بحر قلزم میں
ڈوب کر مر گیا۔

یہ لاش وہاں سے قاہرہ لائی گئی۔ اور اب وہاں کے عجائب خانہ میں محفوظ ہے۔

منفتاح کا دوسرے فراعینِ مصر کی طرح کوئی علیحدہ مقبرہ نہیں بنایا گیا۔ اس سے بھی یہ ثابت ہوتا ہے کہ اس کی موت اچانک اور قطعی غیر متوقع طور پر واقع ہوئی۔ اور مصریوں نے اپنی شکست اور ذلّت کو چھپانے کے لئے جلدی سے اس کی لاش کو حنوط کر کے شاہ امین ہتیپ کے مقبرہ ہی کے ایک کمرہ میں دفن کر دیا۔"

(ایضاً انبیائے قرآن جلد دوم صفحہ ۱۹۳ حاشیہ)

فرعونِ موسیٰؑ کی لاش اسلام اور حضرت خاتم الانبیاء محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی صداقت اور حقانیت کا ابدی نشان ہے۔ اس لئے کہ قرآن مجید نے چودہ صدیاں قبل یہ انکشاف فرمایا کہ فرعونِ موسیٰؑ نے ڈوبتے وقت اعتراف کیا تھا

" اٰمَنْتُ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّا الَّذِيْٓ
اٰمَنَتْ بِهٖ بَنُوْٓا اِسْرَآءِيْلَ
وَاَنَا مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ۔"

یعنی میں ایمان لاتا ہوں۔ کہ جس مقتدر ہستی پر بنو اسرائیل ایمان لائے ہیں۔ اس کے سوا کوئی بھی معبود نہیں۔ اور میں خدا کے فرمانبرداروں میں سے ہوں۔

ان کلمات میں کمال درجہ کی بے چارگی اور تذلّل پایا جاتا ہے۔ اگر وہ اس موقع پر موسیٰؑ کے ربّ پر ایمان لانے کا اقرار کرتا۔ تو پھر کوئی خاص بات نہ ہوتی۔ کیونکہ حضرت موسیٰؑ شاہی محل میں پلے تھے۔ اور ان میں معزز سمجھے جاتے تھے۔ مگر وہ کہتا ہے کہ میں بنی اسرائیل کے خدا پر ایمان لاتا ہوں۔ اور یہ وہی لوگ تھے۔ جن کو وہ نہایت درجہ ذلیل سمجھتا تھا۔ اور اُن سے پتھیروں کا کام لیتا تھا۔ بہرکیف جنابِ الٰہی کی طرف ارشاد ہوا۔

آٰلْـٰٔنَ وَقَدْ عَصَيْتَ قَبْلُ
وَكُنْتَ مِنَ الْمُفْسِدِيْنَ۔
فَالْيَوْمَ نُنَجِّيْكَ بِبَدَنِكَ
لِتَكُوْنَ لِمَنْ خَلْفَكَ اٰيَةً
وَاِنَّ كَثِيْرًا مِّنَ النَّاسِ عَنْ
اٰيٰتِنَا لَغٰفِلُوْنَ ٥

(سورۃ یونس آیت ۹۲-۹۳)

یعنی ــ ہم نے کہا۔ کیا تو اب ایمان لاتا ہے۔ حالانکہ پہلے تو نے نافرمانی کی۔ اور تو مفسدوں میں تھا۔ پس اب ہم تیرے بدن کی بقا کے ذریعہ سے تجھے ایک جزوی نجات دیتے ہیں۔ تاکہ جو لوگ (قیامت تک) تیرے پیچھے آنے والے ہیں اُن کے لئے تو ایک نشان ہو اور لوگوں میں بہت سے، نشانوں سے بلاشبہ بے خبر ہیں۔

لطیف و پُرحکمت فیصلہ

خدا تعالیٰ کا فیصلہ بھی کیا لطیف اور پُرحکمت تھا۔ فرعون ایسے وقت میں ایمان لایا۔ جب اس کا ایمان صرف ایک بے جان ڈھانچہ تھا اس لئے اللہ تعالیٰ نے بھی رُوح کی بجائے اس کے محض ظاہری بدن کو نجات دینے کی ضمانت دی۔

بالآخر یہ اہم نکتہ واضح کرنا ضروری ہے کہ فرعون کے جسم کے بچائے جانے کا ذکر قرآن کریم کے سوا دوسری کسی الہامی کتاب میں نہیں ملتا۔ حتیٰ کہ بائیبل بھی (جس کا دعویٰ ہے کہ وہ موسیٰؑ کے زمانہ کی تاریخ بیان کرتی ہے۔ اس باب میں بالکل خاموش ہے اور دُنیا بھر کی دوسری تاریخیں بھی ساکت اور صامت ہیں۔ لیکن خدا تعالیٰ کی باتیں کیسی سچی ہوتی ہیں۔ تین ہزار سال سے زائد عرصہ کے بعد منفتاح کی لاش مصر سے مل گئی۔ اور ملی بھی اسلام کے دشمنوں کے ہاتھوں سے پھر ہو سکتا تھا کہ حنوط کرنے کے باوجود ان ہزاروں انقلابات و تغیرات کی وجہ سے جو اس دوران مصر میں رونما ہوئے منفتاح کی لاش ضائع ہو جاتی یا اس کا چہرہ ہی مسخ ہو جاتا۔ مگر ایسا ہرگز نہیں ہوا۔ اور خدائی وعدہ کے عین مطابق وہ اب تک ہر طرح محفوظ رہی۔

اور آج پوری دُنیا (خصوصاً رُوس اور چین جیسے لامذہب اور دہریہ ممالک) کے سامنے نمونۂ عبرت پیش کر رہی ہے۔ اور قرآن کی سچائی پر گواہی دے رہی ہے۔

(بشکریہ ہفت روزہ لاہور)

اخبارِ قادیان

قادیان ۸ وفا (جولائی) آج میٹرک کے امتحان کا نتیجہ نکلا۔ آٹھ لڑکے اس امتحان میں شریک ہوئے تھے ایک کا ریزلٹ لیٹ ہے باقی سب پاس ہوئے اسی طرح ۱۲ لڑکیاں شریک ہوئی تھیں بفضلہ تعالےٰ سب کامیاب رہیں۔ صاحبزادی امۃ الرؤف صاحبہ سلّمہا نے ۱۱۱۸ نمبر لے کر فرسٹ ڈویژن حاصل کی۔ اللہ تعالےٰ مبارک کرے۔

قادیان ۹ وفا (جولائی) مسجد احمدیہ سرینگر کے سنگِ بنیاد کے سلسلہ میں مؤرخہ ۱۴ جولائی کو محترم حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلّمہ اللہ تعالےٰ سرینگر تشریف لے جا رہے ہیں۔ اس مسجد کی تعمیر کے انتظامات کے سلسلہ میں مکرم شیخ عبد الحمید صاحب عاجز ناظر جائیداد آج سرینگر تشریف لے گئے۔

٥ ــ مکرم مستری محمد یوسف صاحب کھنڈا کی بڑی بیٹی جو گذشتہ دنوں تشویشناک طور پر بیمار تھی۔ اب بفضلہ تعالےٰ قدرے افاقہ ہے۔ اللہ صحت کاملہ عطا فرمائے۔ موصوف نے ۵/ روپے شکرانہ فنڈ میں ادا کئے ہیں۔

درخواست دعا ــ مکرم محمد اسحٰق صاحب خلیل سوئٹزرلینڈ سے اپنی جملہ پریشانیوں کے ازالہ کے لئے احباب جماعت کی خدمت میں دُعا کی درخواست کرتے ہیں۔

(مینیجر بدر قادیان)

بریلوی عقیدہ کے سُنّی علماءِ کرام سے اٹاوہ (یوپی) میں کامیاب زبانی مباحثہ

(از مکرم مولانا عبدالحق صاحب فضل مبلغ انچارج علاقہ یوپی):-

اٹاوہ میں مکرم حشمت علی خان صاحب عرصہ ہوا احمدی ہوئے تھے۔ پھر کسی ذاتی رنجش کی وجہ سے کمزوری دکھا گئے۔ مگر احمدیت دل سے تو نکلتی نہیں مگر کچھ عرصہ پیشتر کیٹرہ کے ایک عالم مولوی محمد علی صاحب کی تقاریر: تقریروں سے ان کی احمدیت پھر بیدار ہو گئی اور انہوں نے مولوی صاحب کو ایسا کرنے سے منع کیا مگر مولوی صاحب نے یہ بھی چیلنج کیا کہ کسی احمدی مبلغ کو بلاؤ ہم مباحثہ کریں گے اور اشتعال بھی پھیلایا عوام نے بھی بڑی دلچسپی لی اور موصوف کے ارتداد کی کوشش کی مگر وہ مرتد ہونے کی بجائے سختی سے احمدیت پر قائم ہو گئے اور شاہجہانپور تشریف لائے احباب جماعت کے باہمی مشورہ سے ۲۸ر ہجرت (مئی) یوم مباحثہ طے ہوا جس کی اطلاع دو تین روز قبل خانصاحب نے فریقِ ثانی کو دے دی چنانچہ اس روز دس بجے دن ہم لوگ اٹاوہ پہنچ گئے خاکسار کے ساتھ مکرم محمد فاروق صاحب قریشی مکرم محمد آدم صاحب عزیز مولوی ظہیر احمد صاحب خادم فاضل عزیز محمد زاہد صاحب عزیز محمد عرفان عزیز عبدالباسط فضل شامل تھے دورانِ سفر میں معلوم ہو گیا کہ مولوی محمد علی صاحب بہانہ بنا کر بھاگنا چاہتے تھے مگر اہل بستی نے ایسا کرنے سے انہیں منع کیا اور ساتھ ہی کہا کہ ہم بریلی سے اپنے دو بریلوی عقیدہ کے سنیوں کا مرکز ہے مفتی اعظم کو اور مناظر کو لے آتے ہیں۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا اور اٹاوہ (Etawah) میں ایک بہت بڑے بڑ کے درخت کے سایہ میں مباحثہ منعقد ہوا تین صد سے زیادہ لوگ مباحثہ میں جمع ہوئے مباحثہ سے قبل معلوم ہو گیا تھا کہ ان لوگوں کا ارادہ ہے کہ فتنہ فساد برپا کیا جائے۔ اس لئے ہمارے لوگ بھی جو بہت کم تعداد میں تھے چوکس رہے مگر اللہ تعالیٰ کے فضل سے سوا دو گھنٹہ تک پُرامن فضا میں زبانی مباحثہ بھی کامیاب ہوا اور کثیر تعداد میں لوگوں نے پُرامن رہ کر پیغام احمدیت کو سماعت فرمایا۔ اور ان لوگوں کو حق و باطل کے موازنہ کا موقع ملا اور باوجود کوشش کے یہ لوگ فتنہ برپا کرنے میں بھی ہر لحاظ سے ناکام رہے۔

مکرم حشمت علی خانصاحب سے بریلویوں کے مناظر صاحب نے دریافت کیا کہ اس مباحثہ کا آپ نے کس لئے اہتمام کیا ہے۔ خانصاحب نے کہا کہ اس لئے کہ حقیقت کھل کر سب کے سامنے آ جائے کیونکہ مسیح اور مہدی کا ظہور ہو چکا ہے اور میں نے اس حقیقت کو قبول کر لیا ہے بریلوی صاحب نے جواب دیا۔ آپ کو کس نے بتایا ہے کہ مسیح اور مہدی کا ظہور ہو چکا ہے خانصاحب نے خاکسار کی جانب اشارہ کیا اور اس طرح روئے سخن خاکسار کی جانب مڑ گیا خاکسار نے بتایا کہ اب چودھویں صدی بھی ختم ہو رہی ہے حالانکہ مسیح اور مہدی کے ظہور کے لئے جس قدر پیشگوئیاں قرآن و حدیث اور سلف صالحین کی کتب سے ماخوذ ہیں وہ سب چودھویں صدی ہجری تک محدود ہیں پندرھویں صدی یا اس کے بعد کے لئے کوئی ایک پیشگوئی بھی نہیں۔ لہذا آنے والا آ چکا اور حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی علیہ السلام کا دعویٰ مسیح اور مہدی ہونے کا ہے اور الہام الٰہی کے مطابق حضور نے وفاتِ مسیح ثابت کر کے اس حقیقت سے پردہ اٹھایا اور اتمام حجت کی ہے۔ لہذا دس دس منٹ اختلافی مسائل پر فریقین یکے بعد دیگرے روشنی قرآن و حدیث کی رُو سے ڈالتے چلے جائیں گے۔ اور حاضرین کو موازنہ کا ایک اچھا موقعہ مل جائے گا۔ بریلوی عالم نے فرمایا آپ کس کس حدیث کی کتب کو مانتے ہیں خاکسار نے عرض کیا اوّل نمبر ہم بخاری شریف کو اصح الکتب بعد کتاب اللہ یقین کرتے ہیں۔ اسی طرح مسلم ترمذی صحاحِ ستہ اور دوسری احادیث بھی ہیں۔ ہم تمام احادیث کو بھی مانتے ہیں مگر اس شرط کے ساتھ کہ وہ حدیث قرآن کریم کے خلاف نہ ہو۔ بریلوی عالم صاحب نے فرمایا کہ آپ نے یہ کتب احادیث وغیرہ پڑھی ہیں۔ خاکسار نے بتایا کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے مذکورہ کتب احادیث میں نے سب پڑھی ہیں تفاسیر کے متعلق بھی موصوف نے دریافت فرمایا خاکسار نے بعض مشہور تفاسیر کے نام لئے اور کہا کہ میں نے یہ سب پڑھی ہیں۔ آپ نے بھی یہ سب پڑھی ہیں۔ اس کا جواب موصوف نے نہ دیا۔ مولوی صاحب نے پہلی تقریر کرنے کا خاکسار کو موقع دیا خاکسار نے قرآن کریم کی آیت "خاتم النبیین" کی تلاوت سے اپنی تقریر کا آغاز کیا۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی یہ تحریر پیش کی کہ:-

"ہم جس قوتِ یقین و معرفت اور بصیرت کے ساتھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین مانتے ہیں اور یقین کرتے ہیں اس کا لاکھواں حصہ بھی وہ لوگ نہیں مانتے۔"

(الحکم ۷ر مارچ ۱۹۰۵ء)

کیوں نہیں مانتے۔؟ اس لئے کہ آپ لوگ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو دو ہزار سال سے بجسد خاکی آسمان پر زندہ یقین کرتے اور اُن کی آمدِ ثانی کے قائل ہیں جبکہ وہ مستقل نبی ہیں ان کا قبلہ دوسرا ان کی شریعت دوسری اس قسم کا نبی نیا ہو یا پُرانا اس کے آنے سے ختم نبوت کی مہر ٹوٹتی ہے اس کے مقابل پر حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کا دعویٰ اُمتی نبی ہونے کا ہے آپ شریعتِ محمدیہ کے پابند ہیں بلکہ رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت اور پیروی کے نتیجہ میں ہی حضور کو اُمتی نبی ہونے کا مقام ملا ہے۔ پس یہ دعویٰ نہ صرف یہ کہ ختم نبوت کے منافی نہیں ہے۔ بلکہ حضرت خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت کی عظمت کو بہت زیادہ بڑھا دیتا ہے۔ اسی لئے حضور نے فرمایا ؎

بعد از خدا بعشقِ محمد مخمرم
گر کفر ایں بود بخدا سخت کافرم

پس اگر آپ لوگ بھی وفاتِ مسیح کا اقرار کر کے رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے مقامِ ختم نبوت کی حقیقت پر ایمان لائیں تو ہماری آپ کی بحث ختم ہو جائے گی۔

اس کا جواب بریلوی عالم صاحب نے یہ دیا کہ مسیح ابن مریم جب دوبارہ آئیں گے۔ تو وہ نبی نہیں ہوں گے۔ اور بل رفعہ اللہ الیہ اور شبّہ لھم کی یہ تفسیر بیان کی کہ حضرت مسیح کو صلیب پر پکڑ کر مارنے کے لئے جب یہودیوں نے مسیح کا پیچھا کیا تو وہ ایک کمرے میں گھس گئے اس میں یہودی بھی گھسے چھت پھٹی اور مسیح آسمان پر چلے گئے اور ایک یہودی کی شکل مسیح جیسی ہو گئی اس کو یہود نے صلیب پر مار دیا اسی لئے وما قتلوہ وما صلبوہ آیا کہ نہ مسیح صلیب دئے گئے اور نہ قتل کئے گئے بلکہ آسمان پر چلے گئے۔

خاکسار نے ان باتوں کا یہ جواب دیا کہ قرآن کریم میں یہ آیا ہے کہ وجعلنی نبیًّا وجعلنی مبارکًا اینما کنت یعنی میں جہاں کہیں بھی رہوں اللہ تعالیٰ نے مجھ کو نبی اور مبارک بنایا ہے۔ مگر مولوی صاحب فرماتے ہیں کہ مسیح جب آئیں گے تو نبی نہیں ہونگے حاضرین کرام خود غور فرمائیں کہ وہ قرآن کی بات مانیں گے یا مولوی صاحب کی۔ اور جو شُبِّہَ لَھُم کی تفسیر میں امر واقعہ مولوی صاحب نے بیان فرمایا ہے۔ وہ نہ قرآن میں ہے نہ حدیث میں۔ پس مولوی صاحب بتائیں کہ یہ واقعہ (چھت پھٹی اور مسیح آسمان پر چلے گئے الخ) کہاں سے لیا ہے۔ یہ واقعہ تو کسی ضعیف حدیث میں بھی نہیں۔ نہ موقعہ کی گواہ بائیبل میں یہ واقعہ درج ہے

قرآن کریم کا کمال یہ ہے کہ یُفَسِّرُ بَعْضُهٗ بَعْضًا اس کا ایک حصہ دوسرے حصے کی تفسیر بیان کرتا ہے۔ یہی "رفع" کا لفظ ایک مقام پر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے لئے استعمال ہوا ہے۔ یا عیسیٰ انی متوفیک ورافعک الیّ پہلے "متوفی" ہے بعد میں "رافع" ہے اور وفات کے بعد جو رفع ہو وہ روح کا رفع ہوتا ہے جسم کا نہیں ہوتا پس پہلے مسیح کی وفات ہوئی پھر رفع ہوا اور متن بخاری میں متوفیک کے معنی ممیتک بتائے گئے ہیں پس رفع اللہ الیہ کے بجسد خاکی آسمان پر زندہ اُٹھانے کے کسی صورت میں بھی معنی نہیں ہو سکتے کیونکہ نحن اقرب الیہ من حبل الورید اللہ تعالیٰ ہر جگہ ہے اور "زندہ" "جسم" اور "آسمان" کے الفاظ یہاں موجود ہی نہیں ہیں۔

بریلوی مولوی صاحب باقی باتوں کا کچھ جواب نہ دے سکے۔ البتہ مرزا

طور پر یہ تسلیم کر لیا کہ مسیح جب آئیں گے تو وہ نبی ضرور ہوں گے۔ مگر ان کا دین چونکہ منسوخ ہو چکا ہے لہٰذا وہ نبی ہونے کے باوجود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اُمتی بھی ہوں گے اور شُبِّہَ لَهُم کے متعلق بعض تفاسیر کا حوالہ دیا کہ ان میں یہ امر واقعہ درج ہے۔

خاکسار نے اپنے موقعہ پر بتایا کہ مولوی صاحب نے مسئلہ ختم نبوت میں اپنی زبان سے ہمارا موقف تسلیم کر لیا ہے۔ کیونکہ موصوف فرماتے ہیں کہ مسیح اپنی آمدِ ثانی میں "اُمتی" کی حیثیت سے تشریف لائیں گے۔ اور یہی مقام جماعت احمدیہ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کا یقین کرتی ہے۔ پس ہمارا مسلکِ ختم نبوت میں اتحاد پیدا ہو گیا ہے اب محض تعیین شخصیت کا اختلاف باقی رہ گیا۔ اور یہ اختلاف وفات و حیاتِ مسیح کے طے کر لینے سے حل ہو سکتا ہے۔

شُبِّہَ لَهُم کے متعلق مولوی صاحب نے تفاسیر کا حوالہ دیا ہے۔ حالانکہ تفاسیر اس واقعہ کے سینکڑوں سال گذر جانے کے بعد لکھی گئی ہیں۔ اور تفسیریں لکھنے والے تو علماء کرام تھے۔ جو نبی اور رسول تو تھے نہیں کہ ان کو وحی اور الہام سے یہ امر واقعہ بتایا گیا ہو اور انہوں نے ایسا لکھا ہے۔ پس سوال پیدا ہوتا ہے ان مفسرین نے کہاں سے یہ امر واقعہ اپنی تفاسیر میں درج کیا ہے۔ جس کا ثبوت پیش کرنا مولانا صاحب کا فرض ہے۔ مفسرین نے بعض مقامات پر بڑی بیانیہ بھی تفاسیر میں کی ہیں جن کا آپ بھی انکار نہیں کر سکتے لہٰذا جب تک قرآن و حدیث یا بائیبل سے اس واقعہ کو ثابت نہ کیا جائے۔ تب تک یہ ایک جھوٹا قصہ ہے جو تفاسیر میں لکھا گیا اس نکتہ پر بھی بریلوی مولوی صاحب لاجواب ہو گئے۔ بریلوی مولوی صاحب نے پھر یہ سوال اُٹھایا کہ قرآن کریم سے بتائیں کہ نبی آ سکتا ہے اور دوسرا سوال یہ اُٹھایا کہ بخاری شریف میں آیا ہے کہ

اماماً منکم اور اس کی تفسیر یہ پیش کی کہ ابن مریم الگ ہونگے اور امام مہدی الگ ہونگے جو قوم کے امام ہونگے اور یہ بھی بتایا کہ ابن مریم کی آمد کے تو سب فرقے قائل ہیں اہلحدیث اور دہابی وغیرہ بھی مگر کسی نبی کے آنے کا کوئی فرقہ بھی قائل نہیں۔

خاکسار نے ان باتوں کا جواب دیتے ہوئے بتایا کہ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

وَمَنْ يُطِعِ اللّٰهَ وَالرَّسُولَ الخ اس آیتِ کریمہ میں اللہ تعالیٰ اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کی شرط کے ساتھ چاروں مقامات نبی، صدیق شہید اور صالح کا حصول بتایا گیا ہے اور اس آیت میں "مع" تَوَفَّنَا مَعَ الْاَبْرَارِ کے معنوں میں استعمال ہوا ہے کیونکہ اطاعت کا تعلق اس دنیا سے اور قیامت یا آخرۃ کا بھی کوئی لفظ یہاں استعمال نہیں ہوا پس یہ مقامات اسی دنیا میں اس آیت کی رُو سے حاصل ہوتے ہیں۔ جبکہ مولوی صاحب بھی اس بات کا اقرار کرنے پر مجبور ہیں کہ صدیق اور شہید اور صالح کے مقامات اس دنیا میں اُمتِ محمدیہ میں موجود ہیں۔ نبی کا لفظ بھی یہیں ہے۔ یہ عقیدہ ہے کہ ابھی تک اُمتِ محمدیہ میں کوئی نبی نہیں آیا تھا۔ اور اس لئے نہیں آیا تھا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ لَيْسَ بَيْنِيْ وَبَيْنَهُ نَبِيٌّ وَاِنَّهُ نَازِلٌ (بخاری) کہ میرے اور آنے والے مسیح کے درمیان کوئی نبی نہ ہوگا۔ لہٰذا جب مسیح آیا تو آیتِ کریمہ کی رو سے اس نے "اُمتی نبی" ہونے کا دعویٰ بھی کر دیا۔ اس موقعہ پر مولوی صاحب نے "مع" کے لفظ پر مختصر بحث کی جبکہ میں نے واضح کیا کہ اس آیتِ کریمہ میں "مع" بمعنے "مِن" استعمال ہوا ہے۔ یہاں دوسرے معنے کئے ہی نہیں جا سکتے۔ کیونکہ وہ معنے کرنے سے اُمتِ محمدیہ سے نہ صرف نبوت بلکہ صدیقیت، شہادت اور صالحیت کا بھی خاتمہ کرنا پڑتا ہے۔

اماماً منکم کے استدلال کے جواب میں خاکسار نے بتایا کہ بخاری شریف میں الگ کسی امام مہدی کا ذکر نہیں ہے لہٰذا اماماً منکم کے الفاظ سے جو بخاری شریف میں آئے ہیں مولوی صاحب کا امام مہدی کے وجود کو ثابت کرنا محض باطل ہے۔ مسلم شریف میں بھی الگ امام مہدی کا وجود نہیں بتایا گیا۔ جو اس بات کا ثبوت ہے کہ یہ بزرگان آنے والے مسیح اور مہدی کو دو نہیں بلکہ ایک ہی وجود یقین کرتے ہیں۔ پھر مسلم میں یہ حدیث فَاَمَّكُمْ مِنْكُمْ کے الفاظ میں آئی ہے، امّکم کا فاعل ہے۔ جس کی ضمیر مستتر ابن مریم کی طرف راجع ہے جو اس بات کا زبردست ثبوت ہے کہ اماماً منکم سے مراد آنے والے مسیح موعود ہیں اُمت سے

امام ہونگے۔

ابن ماجہ اور مسند احمد ابن حنبل کی دو احادیث پیش کیں جن میں بتایا گیا ہے کہ آنے والا مسیح ابن مریم ہی مہدی بھی ہوگا بخاری شریف سے آنے والے مسیح کا ایک حلیہ اور اسرائیلی مسیح کا ایک حلیہ پیش کیا گیا جو اس بات کا ثبوت ہے کہ آنے والا مسیح اسرائیلی مسیح نہیں ہے کیونکہ ایک آدمی کے دو حلیے نہیں ہو سکتے علاوہ ازیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے برملا طور پر وفاتِ مسیح ثابت کر کے بتا دیا کہ اسرائیلی مسیح اب نہیں آئے گا بلکہ محمدی مسیح آئیگا۔ اب غیر احمدیوں کے چوٹی کے علماء بھی وفاتِ مسیح کا اقرار کر رہے ہیں مثلاً مصر کے علماء اور ہندوستان کے مولانا ابوالاعلیٰ مودودی وغیرہ کے حوالے دیئے اور وفاتِ مسیح پر بعض قرآنی آیات بھی پیش کیں اور یہ بتایا کہ مولانا محمد قاسم صاحب نانوتوی بانی دیوبند نے تحریر فرمایا ہے:

"اگر بالفرض بعد زمانہ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کوئی نبی پیدا ہو تو پھر بھی خاتمیت محمدی میں کچھ فرق نہ آئیگا۔" (تحذیر الناس)

دورانِ تقریر میں مولوی صاحب نے فرمایا کہ پیشگوئی تھی اور پانچ رسید وغیرہ بھی ... اور دائرہ اسلام سے خارج ہیں۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا قول قُولُوا اِنَّهُ خَاتَمُ النَّبِيِّينَ الخ حضرت ولی اللہ شاہ صاحب کے اقوال پیش کر کے بتایا کہ یہی جماعت احمدیہ کا ختمِ نبوت کے متعلق مسلک ہے اس کا کوئی جواب ان سے بن نہ پڑا۔

بریلوی مولانا نے یہ بھی سوال اُٹھایا کہ دجال اور یاجوج ماجوج کا تو ظہور نہیں ہوا خاکسار نے قرآن کریم اور احادیث نبوی کو تطبیق دے کر ثابت کیا کہ دورِ حاضرہ میں عیسائیت کا فتنہ ہی دجالی فتنہ ہے جو آگے چل کر دو شکلوں یاجوج ماجوج میں ظاہر ہوا۔ اور یہی بلاک اور رشین بلاک بن گئے جنہوں نے دو حصوں میں پوری دنیا کو بانٹ رکھا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے وفاتِ مسیح کے ایک ہی حربہ سے دجال اور صلیبی فتنہ کو پاش پاش کر کے رکھ دیا۔ یاجوج ماجوج کے آسمان کی طرف تیر پھینکنے اور خون آلود ہو کر واپس آنے کا جو احادیث میں ذکر ہے وہ روس اور امریکہ کے وہ راکٹ ہیں جن کی شکلیں تیر جیسی ہیں اور جو چاند اور مریخ تک پہنچ گئے ہیں چاند اور مریخ اگر جن کے نشان کو بڑی تفصیل سے پیش کیا اور یہ بھی بتایا کہ صلیبی عقیدہ کے اثرات آپ لوگوں کے قلوب کو بھی بُری طرح مجروح کر چکے ہیں۔ گو تو آپ لوگ حیاتِ مسیح سے

قائل ہیں اور جسمانی مردوں کو زندہ کرنے والا اور تدریجی پرندے بنانے والا مسیح و مانتے ہیں خدائی صفات یقین کرتے ہیں پس حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جو دھویں صدی کے علماء کے تلوث سے بھی وفاتِ مسیح کو ثابت کر کے دجالی اور صلیبی اثرات کو زائل کیا ہے آپ... بندیوں، گوردواروں، اہلحدیثوں وغیرہ کو وہ بھی دائرہ اسلام سے خارج بتاتے ہیں۔ ہم اور یہ سب فرقے وہی کلمہ پڑھتے ہیں تو کیا غیر ... پڑھیں تو مسلمان ہیں یہ ترجیح کی کوئی وجہ بھی ہے۔ ان باتوں کا مولوی صاحب کچھ بھی جواب نہ دے۔ اور بتایا کہ ... مبلغ صاحب نے یہ بتایا ہے کہ پیشگوئیاں اور علامتیں پوری ہو چکی ہیں کہ مسیح مہدی کا ظہور ہونا تھا ہو گیا۔ لہٰذا ظاہر ہو گیا ہے کہ قرآن شریف نے مسیح و مہدی کا ظہور نہیں بتایا۔ خاکسار نے اس کے جواب میں قرآن کریم کی آیت وَاٰخَرِيْنَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوْا بِهِمْ پیش کی اور حدیث بخاری سے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی تشریح لَوْ كَانَ الْاِيْمَانُ الخ پیش کر کے بتایا کہ اس آیت کریمہ میں جو مبعوث ہونے والا بتایا ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ... وہ ... مبعوث ہوگا۔ جو آخری زمانہ میں ہوگا جیسا کہ فرشتہ بیّنہ موعود علیہ السلام فارسی الاصل تھے۔ اور آخوا بیت چونکہ نبی کے ہوتے ہیں اور حدیث بخاری کی رو سے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد بھی صرف یہی موعود ہو آنے والا تھا۔ لہٰذا وہ اُمتی نبی بھی ہوگا۔ چنانچہ یہی دعویٰ حضرت بانی سلسلہ عالیہ علیہ السلام کا ہے۔ اور تیرہ سو سال میں کسی ایک شخص نے بھی اس آیت کا مصداق ہونے کا دعویٰ نہیں کیا بانی مسیح اور مہدی ایک ہی وجود کے دو نام ہیں۔ اس پر کافی درشتی واقع کی گئی ہے۔

دورانِ مباحثہ بریلوی عالم صاحب نے ایک کلمہ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ عِيْسٰى رُوْحُ اللّٰهِ بھی پیش کیا۔ خاکسار نے بتایا کہ روح اللہ مضاف مضاف الیہ ہے جس کے معنے ہیں کہ عیسیٰ اللہ کی روح ہے اور اس قسم کے مسئلے ان لوگوں سے گھڑے ہیں حالانکہ اس کلمہ کا نہ قرآن کریم میں ذکر ہے اور نہ حدیث میں نہ تو عیسائی قوم میں ہی بلکہ خود عیسائی قوم میں بھی یہ کلمہ مروّج در قوم نہیں ہے نہ ان کی کتب میں یہ کلمہ موجود ہے ... پادری تک اس کلمہ کو پڑھتے ہیں جبکہ کلمہ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ ہر فرقہ کے مسلمان کے لٹریچر میں بھی موجود ہے اور بچہ بچہ مسلمانوں کا اس کلمہ کو جانتا ہے کہ ہمارا کلمہ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ ہے اللہ تعالیٰ نے اپنے ساتھ صرف نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا نام رکھا ہے اور کسی نبی کا اس قسم کا کلمہ نہیں دیا گیا اور اگر دیا گیا ہے تو مولوی صاحب اس کا ثبوت دیں۔

(باقی دیکھئے ...)

جماعت احمدیہ یادگیر کے زیرِ اہتمام یوم تبلیغ اور تبلیغی جلسہ

مورخہ ۱۲ر جون ۱۹۷۷ء بروز اتوار جماعت احمدیہ یادگیر نے یوم تبلیغ منایا۔

تمام احمدی بھائی حسب پروگرام مسجد احمدیہ یادگیر میں جمع ہو گئے۔ محترم سیٹھ محمد نعمت اللہ صاحب غوری نائب امیر جماعت احمدیہ یادگیر نے یوم تبلیغ کے تیار کردہ پروگرام کا جائزہ لیا۔ اس کے بعد تبلیغ کی اہمیت اور موجودہ دور میں جماعت احمدیہ کی تبلیغی ذمہ داریوں پر روشنی ڈالتے ہوئے احباب جماعت کو با وقار سنجیدگی اور متانت کے ساتھ پیغام حق پہنچانے کی ہدایات کیں۔ خاکسار نے دُعا کرائی۔ اس کے بعد تبلیغی وفد جن کی تعداد پانچ تھی۔ اپنی اپنی منزل کی طرف روانہ ہوئے۔

چار وفد یادگیر کے مختلف محلہ جات کھاری باؤلی۔ گرگی۔ کوہلی باڑہ۔ کالا چبوترہ۔ مینا واڑی۔ گنجی باؤلی۔ سگمز دروازہ۔ غذ آشار شریف۔ مشتقل دروازہ۔ اسٹیشن ایریا۔ دواخانہ۔ مسلم پورہ۔ مارواڑی گلی۔ دھوبی باڑہ وغیرہ میں مصروفِ عمل ہوئے۔ اور اس طرح کثیر احباب تک بذریعہ لٹریچر و بعض مقامات پر زبانی بھی پیغام حق پہنچا کر اپنے فرض کی ادائیگی کی۔

یادگیر کے علاوہ نواح میں ایک مقام بلیچکر ہے۔ وہاں پر جاکر پیغام حق پہنچایا گیا۔

وفد کے امراء کی رپورٹ کے مطابق قریباً اڑھائی صد پمفلٹ۔ کتابچے اور یکورقہ لٹریچر مختلف افراد تک بلا لحاظ مذہب و ملت یعنی مسلم۔ عیسائی اور ہندو بھائیوں کے ہاتھوں میں پہنچائے گئے۔ بعض لوگوں نے لٹریچر لینا پسند نہ کیا۔ مسلمانوں میں سے بعض افراد نے آوازے کسے۔ بعض نے قہر آلود نگاہوں سے دیکھا۔ بعض نے کہا کہ ہم ابھی تین سال اور انتظار کریں گے۔ ابھی صدی ہونے تین سال باقی ہیں لیکن سنجیدہ طبقہ نے خواہ وہ کسی بھی قوم کسی بھی فرقہ اور کسی بھی مذہب سے تعلق رکھتا تھا۔ خوش خلقی کا بھی مظاہرہ کیا۔ از راہ شکریہ کے ساتھ ہمارا لٹریچر قبول کیا۔ اللہ تعالیٰ ان کو پڑھنے اور سمجھنے کی توفیق عطا فرمائے آمین۔

تبلیغی جلسہ: اسی روز بعد نماز عشاء محلہ مسلم پورہ میں تبلیغی جلسہ زیرِ صدارت محترم سیٹھ محمد نعمت اللہ صاحب غوری منعقد ہوا۔ تلاوت کلام پاک اور نظم خوانی کے بعد مکرم ظفر اللہ سعیدی صاحب نے وفات مسیح محترم جناب خواجہ غوری صاحب نے نمازوں کی فرضیت و اہمیت۔ مکرم مولوی مظفر احمد صاحب فضل نے امام مہدی کا ظہور۔ مکرم برادرم سیٹھ محمد رفعت اللہ صاحب غوری نے انبیاء کی بعثت اور مخالفت اور خاکسار منظور احمد نے شرک ظلم عظیم ہے کے عنوانات پر تقاریر کیں۔ آخر میں صدر محترم نے صدارتی خطاب فرمایا۔ خاکسار نے حاضرین کا شکریہ ادا کیا۔ اور دُعا کرائی۔ بعد دُعا جلسہ برخواست ہوا۔

مکرم محمود احمد صاحب ڈنڈوتی نے لاؤڈ سپیکر کا بجلی انتظام کیا اور مکرم مولوی نذیر احمد صاحب ہوڈتی نے تمام حاضرین جلسہ کی چائے سے تواضع کی۔ اللہ تعالیٰ جزائے خیر عطا کرے۔ آخر میں دُعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہماری حقیر مساعی میں برکت ڈالے۔ آمین۔ خاکسار۔ منظور احمد مبلغ یادگیر۔

آپ کا چندہ اخبار بدر ختم ہو گیا!

مندرجہ ذیل خریداران اخبار بدر کا چندہ آئندہ ماہ کسی تاریخ کو ختم ہو رہا ہے۔ بدر اخبار کے ذریعہ بطور یاد دہانی آپ کی خدمت میں تحریر ہے کہ اپنے ذمہ کا چندہ اخبار بدر اپنی پہلی فرصت میں ادا کریں تاکہ آئندہ آپ کے نام اخبار جاری رہ سکے۔

منیجر بدر قادیان

نمبر خریداری	نام خریدار	نمبر خریداری	نام خریدار
۱۰۴۱	The Crescent Library	۲۰۵۵	مکرم مولوی ابراہیم صاحب
۱۰۴۳	مکرم ایس۔ ایم دین احمد صاحب	۲۰۷۶	" ڈاکٹر محمد یونس صاحب
۱۰۶۹	" ایس۔ ایم رضوان صاحب	۲۰۷۷	ہیڈ ماسٹر صاحب اُردو سکول بلاری
۱۰۸۳	[illegible] ۔ اے چکوڑی صاحب	۲۰۵۰	مدرسہ خیر المدارس
۱۱۰۳	" سید منور احمد صاحب	۲۰۷۸	مکرم ماسٹر عبدالعزیز صاحب
۱۲۲۳	" عبد الحق صاحب	۲۰۸۸	" محمد یونس صاحب
۱۲۳۴	" غلام رسول صاحب بانڈے	۲۱۹۷	" نصیر احمد صاحب
۱۲۴۹	" محمد عبدالعزیز صاحب	۲۲۰۰	" غلام سرور صاحب [illegible]
۱۲۵۳	" مولوی جلیل الدین احمد صاحب	۲۲۲۱	محترمہ بشیر النساء بیگم صاحبہ
[illegible]	" محمد ابو حمید اختر اخوند صاحب	۲۲۶۹	مکرم نذیر احمد صاحب
۱۳۵۴	" محمد شمس الدین صاحب	۲۳۴۶	" مولوی سمیع اللہ صاحب
۱۳۶۷	" ایم۔ اے رشید صاحب	۲۳۶۹	" حاجی محمد عبدالقیوم صاحب
۱۴۳۳	" سید محمد گنجو صاحب	۲۳۷۱	" بی۔ اے چکوڑی صاحب
۱۴۶۳	" قریشی محمد احسان صاحب	۲۴۳۷	" شیخ مختار حسین صاحب
۱۵۵۸	" محمد عبدالمجید صاحب	۲۶۹۶	" بشیر الدین محمود احمد صاحب
۱۵۶۶F	" ایم۔ اے کھوکھر صاحب England	۲۷۰۳	Incharge Ahmadiyya Muslim Mission HYD.
۱۵۸۲	" عبدالقدیر فرمان صاحب		
۱۵۸۹F	" ڈاکٹر ایوب خان صاحب	۲۷۰۵	E.V.M. Salam. sb.
۱۶۵۰	" نذیر احمد صاحب	۲۷۱۱	مکرم وسیم احمد صاحب فریدی
۱۷۹۷	" غلام صمدانی صاحب خادم	۲۷۱۵	" مولوی محمد امام صاحب
۱۸۴۳	" ایس۔ این جمیل احمد صاحب	۲۷۲۵	" ماسٹر عبدالحمید صاحب
۱۹۰۳	" عبدالرزاق صاحب انجینئر	۲۸۰۰	Mrs. Sheekin Ba-
۱۹۳۰	" اے اے منان صاحب		-sis. [illegible]

زبانی مباحثہ بقیہ صفحہ ۸

ان حالات کو دیکھ کر۔ مقامی مولوی محمد علی صاحب آگ بگولہ ہو رہے تھے۔ مگر خاکسار نے شروع سے ہی پابندی لگا رکھی تھی کہ ایک وقت میں ایک ہی مولوی صاحب مد مقابل بول سکتے ہیں۔ آخر وہ غصہ میں کانپنے لگے اور قرآن کریم کھول کر آیت "خاتم النبیین" کا ترجمہ پڑھ کر کہا محمد آخری نبی۔ خاکسار نے کہا کہ آپ لوگ آخری نبی نہیں مانتے کیونکہ آپ حضرت عیسیٰ علیہ السلام جیسے مستقل نبی کی آمد کے قائل ہیں اس پر وہ غصہ میں اور آگ بگولہ ہو کر بولے یہ کیا طریق ہے کہ دس منٹ آپ بولیں دس منٹ ہم بولیں گے پھر دس منٹ یہ دس منٹ وہ ہم ایک ہی بات پوچھتے ہیں کہ ہمیں قرآن کریم میں "مرزا غلام احمد قادیانی" نکال کر دکھا دیں ہم اور کچھ نہیں سننا چاہتے۔ یہ اُن لوگوں کی شکست کا کھلا کھلا ثبوت تھا کہ جب میں نے کہا اس کا جواب سنیں تو وہ جواب سننے کے لئے تیار نہ ہوئے اور کہا ہم کچھ نہیں سننا چاہتے بس یہ نکال کر قرآن سے دکھا دیں۔ خاکسار نے کہا کہ آج کی بحث سے ثابت ہو گیا ہے کہ ہمارے اور آپ کے درمیان صرف تعین شخصیت کا اختلاف باقی رہ گیا ہے لہٰذا آپ قرآن کریم سے نکال کر دکھائیں کہ اسرائیلی مسیح آسمان سے زندہ بجسم خاکی اتریں گے جہاں آپ ہمیں یہ دکھا دیں گے وہیں پر ہم بھی آپ کو مرزا غلام احمد قادیانی نکال کر دکھا دیں گے۔ خاکسار نے یہ بھی بار بار کہا کہ اس کا مجھے تفصیلی جواب دینے دیجئے۔ لیکن بعض لوگ شرارت پر آمادہ ہوئے اس دوران ایک غیر مسلم پردھان جی آئے اور انہوں نے انکو سمجھا بجھا کر ٹھنڈا کیا۔ بہرحال مولوی صاحبان لاجواب ہو کر دوسرا راستہ اختیار کرنا چاہتے کہ اسی پر یہ مجلس مباحثہ پر امن طریق پر اختتام پذیر ہوئی۔ **

امتحانات میں کامیابی اور درخواستہائے دُعا

۱۔ میری بڑی لڑکی ناصرہ احمد فزکس میں (B.Sc. (Hons کرنے کے بعد خدا کے فضل و کرم سے شیلانگ سینٹ میری کونونٹ میں سائنس ٹیچر مقرر ہوئی ہیں۔ میرے بڑے لڑکے میاں شمس احمد I.I.T کھڑگپور سے فرسٹ کلاس (B.Tech (Hons کرنے کے بعد کول انڈیا میں مائننگ انجینیر کے عہدہ پر فائز ہوئے ہیں۔ احباب جماعت اُن کی ترقی کے لئے دُعا کریں۔ اس خوشی میں اعانت بدر میں ۵/ روپیہ اور شکرانہ فنڈ میں ۵/ روپیہ ارسال خدمت ہے۔ میرا چھوٹا لڑکا سید اشراق احمد بہار اور آسام کے میڈیکل کالجوں میں داخلہ کے لئے انتخابی مقابلہ میں بیٹھ رہا ہے۔ میری لڑکی رومان احمد (B.Sc. (Hons فرسٹ کلاس کرنے کے بعد نیشنل اسکالرشپ پر M.Sc. میں داخلہ لے رہی ہے۔ احباب جماعت سے درخواست ہے کہ ان دونوں کی کامیابی کے لئے دُعا کریں۔

خاکسار۔ سید آفتاب احمد شیلانگ۔

۲۔ اللہ تعالیٰ کے محض فضل سے عزیزہ بشریٰ سلطانہ بیگم منڈاسگہ B.A. پارٹ فرسٹ میں کامیاب ہو گئی ہے۔ خدا تعالیٰ اس کامیابی کو عزیزہ کے لئے اور ہمارے لئے باعث برکت ہو۔ اور مستقبل روشن ہو۔ آمین۔ اب سیکنڈ ایئر میں داخل کرایا جا رہا ہے۔ خاکسار اُن تمام بزرگوں اور احباب کا شکریہ ادا کرتا ہے جنہوں نے امتحان کے وقت خاکسار کی درخواست پر دُعا فرمائی تھی۔ عزیزہ کی کامیابی پر مبلغ ۵/ روپیہ اعانت بدر میں ادا کیا جا رہا ہے اللہ تعالیٰ قبول فرمائے۔ آمین۔ خاکسار۔ حضرت منڈاسگہ صدر جماعت احمدیہ ہبلی۔

** مکرم حشمت علی خان صاحب نے تکلیف اُٹھا کر ہمارے لئے بڑا اہتمام کیا۔ اور مباحثہ سے بہت متاثر بھی ہوئے۔ اور اخراجات کے علاوہ مبلغ ۵۰/ روپے چندہ جات میں پہلی مرتبہ ادا کئے۔ موصوف کی روحانی جسمانی استقامت کے لئے نیز اُن کے گھر میں احمدیت کے پھلنے پھولنے کے لئے اور اس علاقہ کے احمدیت کے نور سے منور ہونے کے لئے عاجزانہ درخواست دعا ہے۔

لجنات اماء اللہ بھارت کیلئے ضروری اعلان

بابت انتخاب اکتوبر ۱۹۷۷ء تا ستمبر ۱۹۸۰ء

جملہ عہدیداران لجنات اماء اللہ بھارت کی اطلاع کیلئے اعلان کیا جاتا ہے کہ ان عہدیداران کے تقرر کی منظوری کی میعاد ۳۰ستمبر ۱۹۷۷ء کو ختم ہو رہی ہے۔ اس لئے ہر جگہ کی صدر لجنہ اماء اللہ اس تاریخ سے پہلے پہلے (یعنی ماہ اگست کے آخر یا ماہ ستمبر کے شروع) آئندہ تین سال (اکتوبر ۱۹۷۷ء تا ستمبر ۱۹۸۰ء) کے لئے جملہ عہدیداران لجنات اماء اللہ کا انتخاب کروا کر دفتر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کے پتہ پر بھجوا دیں۔ تاکہ ماہ اکتوبر سے قبل منظوری دے دی جائے۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد کی تعمیل میں مجلس مشاورت میں جو فیصلہ ہوا تھا اُس کی روشنی میں مکرم ناظر صاحب اعلیٰ قادیان کی طرف سے جماعتوں کے لئے برابر اخبار بدر میں اعلان ہوتا رہا ہے۔ انہی امور کو مدّنظر رکھ کر ماہ اگست ۱۹۷۷ء میں ہر لجنہ اپنا نیا انتخاب آئندہ تین سال کیلئے کرے۔ اور مرکز سے منظوری جانے کے بعد یکم اکتوبر ۱۹۷۷ء سے نئے عہدیداران کام شروع کر دیں۔ لجنہ اماء اللہ کی صدر اور دیگر عہدیداران کا جو انتخاب ہو گا اس میں حضور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے ارشاد کی تعمیل میں ان امور کو مدّنظر رکھا جائے گا:۔

(الف)۔ موجودہ صدر لجنہ کا نام دوبارہ انتخاب کے لئے صرف اسی صورت میں پیش ہو سکے گا کہ انہیں قرآن کریم ناظرہ آتا ہو اور اپنی لجنہ کی کم از کم ۳۳ فی صدی عورتوں کو قرآن کریم ناظرہ پڑھوا دیا ہو۔

(ب)۔ دیگر عہدیداران کے نام بھی دوبارہ انتخاب کے لئے صرف اسی صورت میں پیش ہو سکیں گے جب کہ وہ قرآن کریم ناظرہ جانتی ہوں۔

ضروری ھدایات

(الف)۔ انتخاب امیر جماعت احمدیہ یا مبلغ سلسلہ احمدیہ کی موجودگی میں پردہ کے انتظام کے ساتھ کرایا جائے۔ اور انتخاب کی چٹھی پر اُن کے دستخط ہونے ضروری ہیں۔

(ب)۔ ایسی بہنیں جو موصی ہوں اور ان کا نام کسی عہدہ کے لئے منتخب ہو اُن کے نام کے ساتھ ان کا وصیت نمبر درج کر کے بھجوایا جائے تاکہ ان کے بقایا وصیت کے متعلق تحقیق کرنے میں دقت نہ ہو اور ان کی منظوری بھجوانے میں تاخیر نہ ہو۔

(ج)۔ جو بہنیں غیر موصی ہوں ان کے متعلق مقامی سیکرٹری مال سے تصدیق کروائی جائے کہ ان کے ذمہ کوئی بقایا تو نہیں۔

(د)۔ اسی طرح جو عہدیداران منتخب ہوں ان کے متعلق سیکرٹری مال لجنہ لوکل تصدیق کرے کہ اُن کے ذمہ لجنہ کے چندہ کا کوئی بقایا نہیں۔

(ر)۔ کوشش کریں کہ انتخاب کے وقت نوجوان اور تعلیم یافتہ طبقہ آگے آئے اور کام سنبھالے۔ اتنی بڑی عمر کی عورتیں منتخب نہ کی جائیں جو بالکل کام ہی نہیں کر سکتیں۔ ہاں بڑی عمر کی ایسی عورتیں جو کام سنبھال سکتی ہوں وہ ضرور سنبھالیں۔

(س)۔ انتخاب کرواتے وقت اس بات کو مدِنظر رکھنا ہے کہ کوئی عہدیدار جس کو قرآن کریم ناظرہ نہ آتا ہو عہدیدار منتخب نہیں ہو سکے گی۔ اس لئے انتخابی رپورٹ پر انتخاب بھجوانے والوں کے تصدیقی دستخط ہوں کہ جن عہدیداران کا انتخاب کروا کر بھجوایا جا رہا ہے وہ قرآن کریم ناظرہ جانتی ہیں۔

امۃ القدوس
صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ قادیان

منقولات

زائرین اجمیر کی بھیانک تصویر

(از قلم) نثار احمد زئی

مندرجہ عنوان سے ایک مختصر مضمون انگریزی سہ روزہ ریڈیئنس دہلی مجریہ ۳ر جولائی ۱۹۷۷ء میں شائع ہوا ہے اس کا ترجمہ ذیل میں نقل کیا جاتا ہے مضمون میں بیان کردہ صورت حال تمام برادران اسلام کے لئے بالعموم اور علماء حضرات و مسلم سوسائٹیوں مسلم تنظیموں کے لئے بالخصوص لمحۂ فکریہ کا رنگ رکھتی ہے اور ان سے کسی عملی اقدام کا مطالبہ کرتی ہے۔ اس پر ہمارا تبصرہ دوسری جگہ ملاحظہ فرمایا جائے (ایڈیٹر بدر)

ہندوستان کی مختلف جہات سے زائرین اجمیر کی جامع مسجد دہلی اور شہر کے دیگر مقامات میں گہما گہمی ہے۔ مختلف رنگ و نسل کے لوگ مختلف پوشاکوں میں ملبوس اور مختلف زبانیں بولنے والوں کا مارکیٹوں اور بازاروں میں ہجوم ہے۔ جامع مسجد دہلی کے اطراف میں اور سب میدان اور پارک ایسے زائرین کے لئے ٹرانزٹ کیمپ بن چکے ہیں دہلی ایڈمنسٹریشن کے ویلفیر ڈیپارٹمنٹ نے بھی تاریخی لال قلعہ کے روبرو ایک ٹرانزٹ کیمپ تعمیر کیا ہوا ہے۔ جس میں ان کے لئے فرسٹ ایڈ کی ادویات رکھی گئی ہیں۔ ان تمام زائرین کی سکیریننگ تمام مسلمانوں کی حیثیت اجتماعی کی کوئی خوش کن تصویر پیش نہیں کرتی۔ ان زائرین میں سے بھاری اکثریت قوم کے بہت ہی پسماندہ طبقہ کے کارندوں کی ہے۔ جو بالعموم ناخواندہ ناتربیت یافتہ بلکہ اسلام کی بنیادی تعلیم سے بھی نابلد ہے۔ یہ لوگ بہت غلیظ ہیں اور میلا کچیلا لباس پہنے ہوئے ہیں۔ ان میں سے بہت کم لوگوں کو نماز پڑھتے دیکھا ہے۔ مَیں نے ان میں سے بہتوں کو خواجہ کلیم اللہ کی درگاہ پر قوالوں کے گرد جمع دیکھا ہے۔ جب موذن اذان دیتا ہے تو یہ لوگ بھاری تعداد میں درگاہ سے نکل کر قریبی پارک میں نماز کے اوقات میں گشت لگاتے رہتے ہیں۔ ان زائرین میں عورتوں کا نمونہ بدترین ہے پردہ کا تو ذکر ہی کیا۔ یہ عورتیں کثیر تعداد میں سڑکوں کے کناروں پر اِدھر اُدھر بلا حجاب شور مچاتی پھرتی ہیں۔ اِن کی زندگی کا سوشل اور اقتصادی معیار قابل رحم ہے۔ یہ بہت پسماندہ طبقہ کے لوگ ہیں جن کا گذر بسر بہت مشکل سے ہوتا ہے۔ یہ اپنی فیملی کو تعلیم دلانے کی طاقت نہیں رکھتے۔ ان میں زیادہ تعداد کھیتوں میں کام کرنے والے مزدوروں بیڑی بنانے والوں۔ رکشا والوں۔ گلیوں میں سودا سلف بیچنے والوں۔ بھیک مانگنے والوں اور چھوٹے زمینداروں وغیرہ پر مشتمل ہے۔ ان میں اوسط درجہ کی سوسائٹی کے لوگ بہت تھوڑے ہیں۔ ان میں بہت سے لوگ۔ آسام۔ بنگال۔ بہار۔ اُڑیسہ سے ریلوے کرایہ ادا کئے بغیر سفر کر کے دہلی آتے ہیں۔ یہ کہتے ہیں کہ یہ لوگ ایک سٹیشن سے دوسرے سٹیشن کا سفر گاتے اور بھیک مانگتے ہوئے طے کر کے آئے ہیں۔ ان میں سے بہت سے لوگوں نے انکشاف کیا ہے کہ یہ لوگ عرصہ سے بابا صاحب کے زائر ہیں۔ اور انکی یہ زیارتیں کسی لحاظ سے حج سے کم اہم نہیں ہیں۔ اپنے اپنے علاقہ میں ان لوگوں کے پیر ہیں جو انکو اس قسم کے مزعومہ حجوں کی جو کم خرچ یا مفت کئے جاتے ہیں ترغیب دلاتے رہتے ہیں۔

یہ تمام تصویر نہایت افسوسناک اور تاریک ہے۔ اسلامی تعلیم پر چلنے کے دعویداروں کے ایسے نمونہ سے اسلامی تعلیم کو بہت، خطرناک دھماکہ لگا ہے۔ نچلے طبقہ کے یہ مسلمان سینکڑوں سالوں سے اِدھر اُدھر بھٹک رہے ہیں۔ اور اپنا قیمتی وقت روپیہ اور طاقت برباد کر رہے ہیں۔ میرے خیال میں بہت ہی کم مسلم رہنماؤں اور تنظیموں نے اس ناخواندہ مسلم گروہ کی تعلیم پر اپنا وقت صرف کیا ہے۔ مسلم سوسائٹی کو علوم سے بہرہ ور کرنے کی کوشش اُن کی تنظیموں مثلاً جمیعتہ العلماء اور جماعت اسلامی وغیرہ کے ذریعہ بالعموم اوسط درجہ اور اعلیٰ طبقہ تک مرکوز رہی ہے۔ لیکن مندرجہ بالا طبقہ کے لوگوں کو تعلیم دے کر ان کے دلوں سے بدی کو زائل کرنے کی کوشش بہت نامعلوم کی گئی ہے۔ یہ وقت ہر معاملہ کی اصلاح کا ہے وہ اسلامی تنظیمیں جو اس ملک میں مسلمانوں کی فلاح و بہبود کا کام ایک عرصہ سے سرانجام دے رہی ہیں۔ انہیں اپنی توجہ اسلام کی اس خام انسانی جنس کی طرف مرکوز کرنی چاہیئے تاکہ وہ انکے اس بہاؤ کی روک تھام کر سکیں جو انہیں غیر اسلامی موروثی مذاہب کی طرف دھکیلے لئے جا رہا ہے۔

یہ لوگ جو اجمیر کے ارادہ سے دہلی کے سفر پر روپیہ اور وقت برباد کرتے ہیں۔ مختلف کیمپ قائم کر کے انکی صحیح رہنمائی کرنی چاہیئے۔ اور ایسے لوگوں کے ذہن نشین کرنا چاہیئے کہ نماز کی پابندی۔ رزق حلال۔ حفظان صحت اور اپنی اولادوں کو اسلامی تعلیم سے آراستہ کرنا اجمیر یا ایسی اغراض کے لئے جان دینے کے مقابلہ میں زیادہ مستند اور صحیح اسلامی مسلک ہے۔ اگر گناہوں کے اس بارود کو بروقت کارک نہ لگایا گیا تو دھماکہ پیدا ہونا (بقیہ کالم ع ۲)

(بقیہ کالم ع ۱) ناگزیر ہو گا اور یہ دھماکہ اتنا خطرناک ہو گا جس سے ہندوستانی مسلم سوسائٹی کا سارا ڈھانچہ درہم برہم ہو جائے گا۔ اور اب تو کوئی نبی آسمان سے نہیں اُترے گا۔ جو مسلمانوں کے ناقابل مرمت توڑ پھوڑ کی مرمت کر سکے۔

(ترجمہ از مکرم مولوی حکیم محمد دین صاحب مدرس مدرسہ احمدیہ قادیان)

امتحان میں کامیابی اور درخواست دُعا

مکرم اے کے محمد حنیف صاحب نے اُن کے لڑکے ایم ایچ عبد الستار کے B.Sc. II Year کامیاب ہونے کی خوشی میں اعانت بدر میں ۵/ روپے ادا فرمائے۔ اور احباب جماعت سے مزید نمایاں کامیابی اور خادم دین ہونے کے لئے دُعا کی درخواست کرتے ہیں۔ خاکسار۔ یوسف احمد الہ دین سکندر آباد۔

عقیدتمند مسلمانوں کی بھیانک تصویر کیسی ؟

بقیہ اداریہ صفحہ (۲)

اس کو بھروسہ دنیوی اسباب پر ہے یہ یقین اور بھروسہ ہرگز اس کو خدا تعالیٰ اور عالمِ آخرت پر نہیں ۔ زبانوں پر بہت کچھ ہے مگر دلوں میں دنیا کی محبت کا غلبہ ہے ۔ حضرت مسیح نے اسی حالت میں یہود کو پایا تھا ۔ اور جیسا کہ ضعفِ ایمان کا خاصہ ہے یہود کی اخلاقی حالت بھی بہت خراب ہو گئی تھی ۔ اور خدا کی محبت ٹھنڈی ہو گئی تھی اب میرے زمانہ میں بھی یہی حالت ہے ۔ سو میں بھیجا گیا ہوں تا سچائی اور ایمان کا زمانہ پھر آوے ۔ اور دلوں میں تقویٰ پیدا ہو ۔ سو یہی افعال میرے وجود کی علّتِ غائی ہیں ۔ مجھے بتلایا گیا ہے کہ پھر آسمان زمین سے نزدیک ہو گا بعد اس کے کہ بہت دور ہو گیا تھا ۔ سو میں ان ہی باتوں کا مجدد ہوں اور یہی کام ہیں جن کے لئے میں بھیجا گیا ہوں ۔" (کتاب البریہ صفحہ ۲۹۳ ، ۲۹۴ ! مطبوعہ جنوری ۱۸۹۸ء)

جماعت کے مخالفین حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ اور آپ کی جماعت کو جس طرح چاہیں طعن و تشنیع کا نشانہ بنائیں ، لیکن جو کوئی بھی مخلص با تقویٰ ہو کر عامۃ المسلمین کی موجودہ عملی و اعتقادی حالت کا جائزہ لیگا اور ساتھ ہی اس عظیم روحانی انقلاب پر سنجیدگی اور متانت سے غور کرے گا جو بانیٔ سلسلہ احمدیہ اور اس کی مقدس جماعت کی طرف سے ظاہر ہو رہا ہے تو اسے حقیقۃ الامر تک پہنچنے میں کچھ مشکل پیش نہیں آسکتی ۔

ذرا موازنہ تو کریں ۔ ایک طرف احمدیہ جماعت ہے جو امام مہدی کے جھنڈے تلے جمع ہو کر اکنافِ عالم میں خدمتِ اسلام اشاعتِ دین اور عامۃ المسلمین کی اصلاح و تربیت کا بےنظیر کام سرانجام دے رہی ہے ۔ احمدیوں میں سے کوئی بھی ایسا شخص ڈھونڈے سے نہیں ملے گا جو بزرگانِ سلف کی درگاہوں پر زیارت کے لئے آنے والوں جیسا گھٹیا درجے کا نمونہ پیش کرتا ہو ۔ اور پیشہ ور سوالی بن کر در بدر گھومتا پھرتا ہو ——!!

غور تو کیجیئے کہ یہ احمدی آخر عامۃ المسلمین ہی سے نکل کر احمدیہ جماعت میں داخل ہوئے ۔ پھر ان کی یہ کایا کلپ کیسے ہوئی ۔ کیا یہ اس نبیٔ وقت ہی کی قوتِ قدسیہ کا اثر تو نہیں جس نے تمام روحانی فیض اپنے آقا و مطاع سیدنا و سید الاولین و الآخرین پاک محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم سے حاصل کرنے کا دعویٰ کیا اور صاف کہا ؎

وہ پیشوا ہمارا جس سے ہے نور سارا — نام اس کا ہے محمد دلبر مرا یہی ہے

اس نور پر فدا ہوں اس کا ہی میں ہوا ہوں — وہ ہے میں چیز کیا ہوں بس فیصلہ یہی ہے

سب ہم نے اس سے پایا شاہد ہے تو خدایا — وہ جس نے حق دکھایا وہ مہ لقا یہی ہے

رہا مضمون نگار کا ہندوستان میں کام کر رہی مسلم تنظیموں اور جمعیۃ العلماء اور جماعتِ اسلامی جیسی جماعتوں کو اس کام کے لئے دعوت دینا ایک اچھی بات ہے ۔ لیکن اصل سوال تو یہ ہے کہ اس دعوت پر ان کی طرف سے عملی قدم کب اٹھے گا ؟ کہیں ایسا تو نہیں ہو گا کہ جس طرح انہی علماء کی پہلی دو نسلیں محض سوچ بچار ہی کرتی اس جہان سے کوچ کر گئیں ۔ اب ان کی یہ تیسری نسل بھی ایسے ہی گزر جائے گی ۔ اور بگڑتے مسلمانوں کی حالت ان کے عملی اقدام کے سامنے "تا تریاق از عراق آوردہ شود مار گزیدہ مردہ شود " کا مصداق بن چکی ہو گی —؟

مسلمانوں میں فساد و بگاڑ ایک وبائی صورت اختیار کر چکا ہے ۔ مگر علمائے زمانہ اپنی نسبت دعوےٰ مسیحائی رکھتے ہوئے اب تک اس کا کوئی عملی ثبوت نہیں دکھا سکے ۔ اس کے برعکس یہ ایک ناقابلِ انکار حقیقت ہے جو سب کے سامنے کھل کر آ رہی ہے کہ جس مردِ کامل کو خدا تعالیٰ نے مسیحائے زمان بنایا اُسی کے ہاتھوں یہ کام نہایت کامیابی و کامرانی سے ہو رہا ہے ۔ دنیا کے اکناف و اطراف میں جا بجا اس کی روشن مثالیں دیکھی جا سکتی ہیں ۔ کاش کہ اس فرقِ نمایاں کو کوئی چشمِ بینا دیکھ سکے ——!!

:- وَمَا عَلَيْنَا إِلَّا الْبَلَاغُ الْمُبِيْنُ :-

پروگرام جلسہ سالانہ مستورات

جلسہ سالانہ کے موقع پر مورخہ ۱۹ دسمبر کو مستورات کا علیحدہ پروگرام ہوتا ہے ۔ اس پروگرام کے لئے جو بہنیں اور بچیاں تلاوتِ قرآن کریم نظم یا تقاریر میں حصہ لینا چاہتی ہوں ۔ وہ جلد از جلد اپنے نام مع مکمل پتہ اپنی صدر لجنہ مقامی کی تصدیق سے بھجوائیں ۔ تقریر کے عنوان سے بھی اطلاع دیں ۔ پروگرام مرتب ہونے کے بعد بہنیں جلسہ سالانہ کے قریب اپنے نام بھجواتی ہیں ۔ جس کی وجہ سے پروگرام تبدیل کرنا مشکل ہوتا ہے ۔

صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ قادیان

صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ : وعدہ کنندگان سے درخواست

جماعت کے جن مخلصین بھائیوں نے "صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ" میں وعدے کر رکھے ہیں اُن میں سے بعض کے وعدے خدا کے فضل سے تدریج کے مطابق وصول ہو چکے ہیں ۔ اللہ تعالیٰ ادائیگی کرنے والے بھائیوں اور بہنوں کو جزائے خیر بخشے ۔ آمین ۔ جن مخلصین کے وعدوں کی رقوم ابھی تک وصول نہیں ہوئیں اُن کی خدمت میں نظارت ہذا کی طرف سے خطوط کے ذریعہ سے یاد دہانی کروائی جا چکی ہے ۔ ایسے تمام بھائیوں اور بہنوں سے درخواست ہے کہ وہ اپنے وعدوں کے مطابق رقوم بھجوا کر ممنون فرماویں ۔

یہ تحریک احمدیت کی غیر معمولی ترقی اور اسلام کی فتح کے دن کو قریب تر لانے والی تحریک ہے ۔ خوش قسمت ہیں وہ احمدی مخلصین جو اپنے آقا کی آواز پر لبیک کہہ کر اشاعتِ اسلام کے لئے قربانیاں پیش کر رہے ہیں ۔

ناظر بیت المال آمد ۔ قادیان

ضروری اعلان

خریداران بدر اپنا چندہ بھجواتے وقت یا کسی بھی موقعہ پر خط و کتابت میں اپنے خریداری نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں ۔ تا کہ بصورتِ دیگر دفتر ہذا ان کو جواب دے سکے ۔ اور ان کی رقم جلد اُن کے کھاتے میں جمع ہو سکے ۔ ہر خریدار کے ایڈریس کے ساتھ اُن کا خریداری نمبر لکھا جاتا ہے ۔ خریداری نمبر کا حوالہ دیئے بغیر دفتر ہذا کسی قسم کی کوئی کارروائی کرنے سے قاصر ہے ۔

مینیجر اخبار بدر قادیان

درخواست دُعا

مکرم منیر احمد صاحب بانی کلکتہ نے تحریر فرمایا ہے کہ مکرم علی احمد صاحب جنہوں نے تھوڑا عرصہ قبل ہی بیعت کی تھی ۔ کچھ بیمار ہیں ۔ ان کی صحت کاملہ عاجلہ کے لئے دُعا کی درخواست ہے ۔

ناظر بیت المال آمد ۔ قادیان

VARIETY CHAPPAL PRODUCTS KANPUR

PHONES:- 52325/52686 P.P.

ورائٹی

پائیدار بہترین ڈیزائینوں پر

لیدر سول اور ربر شیٹ کے سینڈل

زنانہ و مردانہ چپلوں کا واحد مرکز

چپل پروڈکٹس کانپور

۲۲/۲۹ بازار ...

ہر قسم اور ہر ماڈل

کے موٹر کار ۔ موٹر سائیکل ۔ سکوٹرس کی خرید و فروخت اور تبادلہ کیلئے آٹوونگس کی خدمات حاصل فرمائیے

آٹوونگس

AUTOWINGS,

32 SECOND MAIN ROAD,

C.I.T. COLONY,

MADRAS - 600004.

PHONE:- 76360

فہرست نمبر ۱۱

منظوری انتخاب عہدیداران جماعت ہائے احمدیہ بھارت

مندرجہ ذیل جماعت ہائے احمدیہ کے عہدیداران کی آئندہ تین سال کے لئے یعنی مئی ۱۹۷۷ء تا اپریل ۱۹۸۰ء (ہجرت ۱۳۵۶ ہش تا شہادت ۱۳۵۹ ہش) کیلئے نظارت ہذا کی طرف سے منظوری دی جاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ ان عہدیداران کو اپنے فضل وکرم سے بہتر رنگ میں خدمت کی توفیق بخشے اور اپنے فضلوں اور رحمتوں سے نوازے۔ آمین۔

ناظر اعلیٰ قادیان

(۱) جماعت احمدیہ اٹارسی ضلع ہوشنگ آباد (مدھیہ پردیش)

صدر جماعت و سیکرٹری تبلیغ: مکرم محمد فہیم صاحب
سیکرٹری مال: مکرم عبد الباری صاحب۔
سیکرٹری تعلیم و تربیت، مکرم محمد فہیم صاحب
سیکرٹری امور عامہ: مکرم ابرار حسین صاحب۔
سیکرٹری ضیافت: مکرم عبد الباری صاحب

(۲) جماعت احمدیہ اُلّال (کرناٹک سٹیٹ)

صدر جماعت: مکرم سیّد اسمٰعیل صاحب
سیکرٹری مال: مکرم پی۔ اے عبد الرحمٰن صاحب۔

(۳) جماعت احمدیہ امروہہ (اُتّر پردیش)

صدر جماعت: مکرم ریاض احمد صاحب۔
سیکرٹری مال، مکرم لیاقت علی صاحب۔
سیکرٹری امور عامہ: مکرم اسرار احمد صاحب۔
سیکرٹری تبلیغ: مکرم محمد راشد صاحب۔
سیکرٹری ضیافت، مکرم عبد الوحید صاحب
نائب صدر: مکرم عبد الحمید صاحب۔

(۴) جماعت احمدیہ ساگر (کرناٹک سٹیٹ)

صدر جماعت: مکرم بشیر احمد صاحب
سیکرٹری مال: مکرم عبد الحمید شریف صاحب۔
سیکرٹری امور عامہ و تبلیغ و تربیت: مکرم جمال الدین حاجی صاحب۔
سیکرٹری تعلیم: مکرم محمد قاسم صاحب۔

(۵) جماعت احمدیہ بھدرک ضلع بالاسور (اُڑیسہ)

صدر جماعت، مکرم منشی شیخ محمد شمس الدین صاحب۔
نائب صدر: مکرم شیخ غلام مسیح صاحب۔
جنرل سیکرٹری: مکرم مولوی غلام محمود علی صاحب بی اے
سیکرٹری امور عامہ: مکرم شیخ محمد یونس صاحب۔
سیکرٹری تبلیغ: مکرم مولوی حاتم خاں صاحب۔
سیکرٹری مال: مکرم رفیق احمد صاحب۔
سیکرٹری وقف جدید: مکرم شیخ محمد عمران صاحب
سیکرٹری تحریک جدید: مکرم شیخ عبد الاحد صاحب۔
سیکرٹری ضیافت: مکرم گل محمد صاحب
سیکرٹری تعلیم و تربیت: مکرم مولوی ہارون رشید صاحب
قاضی: مکرم شیخ عبد العزیز صاحب۔

(۶) جماعت احمدیہ دیودرگ (کرناٹک سٹیٹ)

پریذیڈنٹ: مکرم محمد عبد الغنی صاحب ناگنڈ
نائب پریذیڈنٹ: مکرم عزیز احمد صاحب۔
سیکرٹری مال: مکرم اقبال احمد صاحب۔
سیکرٹری تبلیغ: مکرم فہیم احمد صاحب بی اے ایل ایل بی ایڈووکیٹ
سیکرٹری تعمیر مسجد: مکرم خواجہ حسین صاحب۔
امام الصلوٰۃ: مکرم محمد عبد الکریم صاحب نورؔ۔

(۷) جماعت احمدیہ بھرت پورہ (مغربی بنگال)

صدر جماعت: مکرم شمشاد علی صاحب۔
سیکرٹری مال و سیکرٹری تعلیم و تبلیغ و تربیت: مکرم اختر پرویز صاحب۔

(۸) جماعت احمدیہ وارانسی (بنارس) (اُتّر پردیش)

صدر جماعت و سیکرٹری مال: مکرم عبد السلام صاحب
سیکرٹری تعلیم و تربیت و سیکرٹری تبلیغ: مکرم جناب عبد السمیع خان صاحب۔

رمضان المبارک میں

صدقہ وخیرات اور فدیۃ الصیام کی ادائیگی!

از محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب امیر جماعت احمدیہ قادیان

جماعت مومنین کے لئے ایک بار پھر ان کی زندگیوں میں رمضان المبارک آرہا ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ سب کو اس ماہ صیام کی برکات سے وافر حصہ عطا فرمائے۔ اُن کے روزے اور دیگر عبادات مقبول ہوں۔

قرآن کریم اور احادیث نبویہ کے مطابق رمضان المبارک میں کثرت سے صدقہ وخیرات کرنا چاہیئے۔ اس سلسلہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اُسوۂ حسنہ ہمارے سامنے ہے کہ آپ رمضان المبارک میں تیز رفتار آندھی سے بھی بڑھ کر صدقہ وخیرات فرمایا کرتے تھے۔

رمضان شریف کے مبارک مہینے میں ہر عاقل بالغ اور صحت مند مسلمان مرد اور عورت کیلئے روزہ رکھنا فرض ہے۔ روزے کی فرضیت ایسی ہی ہے جیسے دیگر ارکان اسلام کی۔ البتہ جو مرد و عورت بیمار ہو نیز ضعف پیری یا کسی دوسری حقیقی معذوری کی وجہ سے روزہ نہ رکھ سکتا ہو اس کو اسلامی شریعت نے فدیۃ الصیام ادا کرنے کی رعایت دی ہے۔ اصل فدیہ تو یہ ہے کہ کسی غریب محتاج کو اپنی حیثیت کے مطابق رمضان المبارک کے ہر روزے کے عوض کھانا کھلا دیا جائے۔ اور یہ صورت بھی جائز ہے کہ نقدی یا کسی اور طریق سے کھانے کا انتظام کر دیا جائے۔ تا وہ رمضان المبارک کی برکات سے محروم نہ رہیں۔ بلکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ایک فرمان کے مطابق تو روزہ داروں کو بھی جو استطاعت رکھتے ہوں فدیۃ الصیام دینا چاہیئے تا اُن کے روزے مقبول ہوں اور جو کمی کسی پہلو سے اُن کے اس نیک عمل میں رہ گئی ہے وہ اس زائد نیکی کے صدقے پوری ہو جائے۔

پس ایسے احباب جماعت جو مرکز سلسلہ قادیان میں جماعتی نظام کے تحت اپنے صدقات اور فدیۃ الصیام کی رقوم مستحق غرباء اور مساکین میں تقسیم کرانے کے خواہشمند ہوں وہ ایسی جملہ رقوم "امیر جماعت احمدیہ قادیان" کے پتہ پر ارسال فرمائیں۔ انشاء اللہ ان کی طرف سے اس کی مناسب تقسیم کا انتظام کر دیا جائے گا۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو رمضان شریف کی برکات سے زیادہ سے زیادہ فائدہ اُٹھانے کی توفیق دے۔ اور سب کے روزے اور دیگر عبادات قبول فرمائے۔ آمین۔

مرزا وسیم احمد
امیر جماعت احمدیہ قادیان

امتحان دینی نصاب

۷ر اگست ۱۹۷۷ء کو ہوگا!

جماعت ہائے احمدیہ بھارت، اور صدر صاحبان و مبلغین و معلمین کرام کی خدمت میں بطور یاد دہانی عرض کی جاتی ہے کہ سابقہ اعلان کے مطابق امتحان دینی نصاب، "فتح اسلام" مورخہ ۷ر اگست ۷۷ء بروز اتوار منعقد ہوگا۔ اس دینی نصاب کے امتحان میں شامل ہونے والوں کے ناموں سے اطلاع دینا صدر صاحبان و مبلغین و معلمین و عہدیداران کا فرض ہے۔ لہٰذا درخواست ہے کہ آپ جماعتوں میں مؤثر رنگ میں تحریک کرکے امتحان میں شامل ہونے والوں کے ناموں سے جلد نظارت دعوۃ و تبلیغ کو مطلع فرمائیں۔ امتحان میں وقت کم رہ گیا ہے۔ لہٰذا آپ کی خصوصی توجہ کے لئے درخواست ہے۔

کتاب "فتح اسلام" نظارت ہذا سے پچاس پیسے فی نسخہ کے حساب سے مل سکتی ہے۔

ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

قائدین مجالس ہائے خدام الاحمدیہ بھارت سے درخواست ہے کہ وہ اپنی ماہ جون ۷۷ء کی رپورٹیں دفتر مرکزیہ میں جلد ارسال فرمائیں۔ (معتمد مرکزیہ)